REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ـ نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلّۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۳

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شمارہ ۱۰

شرح چندہ

سالانہ ۱۰ روپے

ششماہی ۵ روپے

ممالکِ غیر ۲۰ روپے

فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN

۱۲ صفر ۱۳۹۴ھ ـ ۷ امان ۱۳۵۳ ہش ـ ۷ مارچ ۱۹۷۴ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۴ امان (مارچ)۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق براستہ لندن ۵ ارتبلیغ کی اطلاع مظہر ہے کہ حضورِ انور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے التزام کے ساتھ دُعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۵ ارتبلیغ۔ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گھبراہٹ کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ آپ نے احبابِ جماعت کو تاکیداً ارشاد فرمایا ہے کہ آپ کے بڑے صاحبزادے نواب زادہ محمد احمد خان صاحب کے لئے جو عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں خاص طور پر دُعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۴ امان۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل وعیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمدللہ۔

★ — حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمدللہ ÷

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں مخلصینِ جماعت اس وقت تک تین کروڑ تیس لاکھ روپیہ سے زائد کے وعدے پیش کر چکے ہیں

ابھی وعدوں کی میعاد میں قریباً ایک ماہ کا عرصہ باقی ہے احباب بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لیں!

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطبہ جمعہ

قادیان — معلوم ہُوا ہے کہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک حالیہ خطبہ جمعہ میں جو حضور نے یکم ماہ تبلیغ ۱۳۵۳ ہش (مطابق یکم فروری ۱۹۷۴ء) کو مسجد اقصیٰ ربوہ میں ارشاد فرمایا، یہ بیان فرمایا کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اشاعتِ قرآنِ پاک اور غلبۂ اسلام کی مہم کو تیز سے تیز تر کرنے کے لئے اڑھائی کروڑ روپیہ کا جو وسیع اور ہمہ گیر رُوحانی منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا گیا تھا اُس میں باوجود اس کے کہ ابھی جماعتوں کے معتدبہ حصّہ کی طرف سے وعدے موصول نہیں ہوئے اور وعدوں کی میعاد میں قریباً دو ماہ کا عرصہ باقی ہے۔ پھر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تین کروڑ تیس لاکھ روپیہ سے زائد کے وعدے مخلصینِ جماعت پیش کر چکے ہیں۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

خطبۂ جمعہ میں حضور نے یہ اعلان بھی فرمایا کہ مشورہ کے بعد اب اِس عظیم منصوبہ کا نام

"صد سالہ احمدیہ جوبلی"

تجویز کیا گیا ہے۔ لہٰذا آئندہ اِس تحریک کے چندہ کا نام "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" ہوگا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آج سے قریباً پندرہ ۱۵ سال دو ۲ ماہ کے بعد جماعت احمدیہ جو دُنیا میں غلبۂ اسلام کے لئے قائم کی گئی ہے اپنی زندگی کی دوسری صدی میں داخل ہوگی۔ اِس تحریک کے ذریعہ ہم جماعت کی زندگی پر سو سال گذرنے پر اللہ تعالیٰ کے حضور عملی رنگ میں شکر اور حمد کے جذبات پیش کریں گے۔ اور مزید قربانیاں پیش کرتے ہوئے دوسری صدی کا استقبال کریں گے جو دراصل غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی، انشاء اللہ تعالیٰ۔ حضور نے فرمایا مَیں نے جلسہ سالانہ کے موقع پر اس تحریک کے لئے اڑھائی کروڑ روپیہ کی تحریک کی تھی۔ اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے بے پایاں فضلوں پر اُمید رکھتے ہوئے یہ اعلان بھی کر دیا تھا کہ انشاء اللہ تعالیٰ اِس تحریک میں جماعت کا چندہ پانچ کروڑ روپیہ تک پہنچ جائے گا۔ وعدے پیش کرنے کی میعاد مَیں نے مجلسِ مشاورت مقرّر کی تھی جو ماہِ مارچ کے آخر میں منعقد ہوگی۔

حضور نے فرمایا باوجود اس کے کہ ابھی وعدوں کی میعاد میں تقریباً دو ماہ کا عرصہ باقی ہے اور باوجود اس کے کہ ابھی اندرونِ ملک اور بیرونی ممالک کی بہت سی جماعتوں کے وعدے وصول نہیں ہوئے پھر بھی یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ اِس وقت تک جن جماعتوں اور مخلصین کے وعدے وصول ہوئے ہیں اُن کی مجموعی رقم اڑھائی کروڑ کے مقابلہ میں تین کروڑ تیس لاکھ روپیہ سے بھی زائد ہو چکی ہے، الحمد للّٰہ علیٰ ذٰلک۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں یہ اعلان بھی فرمایا کہ جماعتیں اور احباب اپنے وعدے براہِ راست حضور کی خدمت میں بھجوائیں۔ تا کہ اُن کے لئے خاص طور پر دُعا کی تحریک ہوتی رہے۔ مگر اِس تحریک میں بھیجی جانے والی جملہ رقوم براہِ راست افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام بھیجی جائیں۔ (ہندوستانی احباب جماعت ایسی جملہ رقوم جناب محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ارسال فرمائیں۔ ایڈیٹر بدر) اس کی ادائیگی کے طریق پر روشنی ڈالتے ہوئے حضور نے فرمایا ابتداء میں چونکہ کام شروع کرنے کے لئے اخراجات کی خاص ضرورت ہوگی اس لئے شروع میں زیادہ رقوم بھجوانے کی کوشش کی جائے۔

آخر میں حضور نے نہایت مؤثر رنگ میں اس مبارک رُوحانی منصوبہ کی اہمیت وعظمت اور اس کی وسیع اور ہمہ گیر برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے احمدی جماعتوں اور مخلصین سلسلہ کو یہ تحریک کی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے موجودہ اور آئندہ سب تمام فضلوں اور اس کی برکات پر اُمید رکھتے ہوئے بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیں۔ اور جلد سے جلد اپنے وعدہ جات بھجوانے کی کوشش کریں اور اِس طرح خدا تعالیٰ کے مزید بے شمار فضلوں اور اس کی رحمتوں کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے

آمین ثم آمین۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۷ رامان ۱۳۵۳ ہجری شمسی

بحرِ ہند۔ بڑی طاقتوں کی زور آزمائی کا جدید اکھاڑہ

نہرِ سویز کے بارے میں وسط فروری کی ایک خبر کا خلاصہ :۔

"مصر نے نہرِ سویز کی ترقی کے لئے سات ارب ڈالر کی ایک سکیم تیار کی ہے اس کے مطابق پورٹ سعید۔ اسماعیلیہ اور سویز شہروں کی تعمیرِ نو کی جائے گی جن کو جنگ میں نقصان پہونچا ہے نہرِ سویز کے نیچے ۵ سرنگیں نکالی جائیں گی تاکہ نہر کے دونوں طرف لوگ آجاسکیں اور سامان کی نقل و حمل ہوسکے۔ نیز پانی کا اخراج نہر میں آسکے۔ اس منصوبہ پر عمل درآمد چھ سال میں مکمل ہوسکے گا۔ نہرِ سویز کی صفائی کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ یہ نہر چھ ماہ بعد جہازوں کی نقل و حمل کے قابل ہوسکے گی۔" (الجمعیۃ دہلی ۲ / ۱۶ ص۲)

یہ خبر اس پہلو سے تو بڑی خوش آئند ہے کہ اس عظیم آبی شاہراہ کے کھل جانے سے مشرق کو مغرب سے مال لانے اور لے جانے کی وہ جملہ سہولیات بحال ہو جائیں گی جو عرصہ چھ سال سے نہر کے بند ہو جانے کے سبب میسر نہ رہی تھیں۔ دیگر ممالک کے ساتھ خود ہمارے ملک بھارت کے لئے بھی یہ ایک اچھی خبر ہے۔ اس طرح مصر کی اپنی معیشت پر بھی اس کا خوشگوار اثر پڑیگا۔ کہا جاتا ہے کہ اس نہر کے ذریعہ مصر کو ہر سال ۲۵ کروڑ پونڈ کی آمدنی ہوتی ہے۔ یہ کوئی معمولی آمدنی نہیں اس سے مصر کو اپنی معیشت بحال کرنے میں بڑی مدد ملے گی۔

یاد ہوگا کسی وقت نہرِ سویز کو بحیرہ روم کی کنجی کہا جاتا تھا۔ وجہ یہ کہ مشرق سے مغرب کو جانے کے لئے بحیرہ قلزم اور بحیرہ روم کو ملانے والی یہی آبی شاہراہ تھی جو ۱۸۶۹ء میں تیار ہوئی۔ اور اس زمانہ میں قرآن کریم کی عظیم الشان پیشگوئی بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی۔ سیاسی نقطۂ نظر سے جس عظیم طاقت کو اس بڑی شاہراہ پر بالادستی حاصل رہی اسی طاقت کو امن و جنگ کی حالتوں میں اس خطہ میں بالخصوص اور باقی دُنیا پر بالعموم برتری حاصل رہی۔ چنانچہ یہ ایک امرِ واقع ہے کہ دُوسری جنگِ عظیم کے وقت نہرِ سویز پر برطانیہ کو تسلط حاصل تھا۔ اسی وجہ سے اتحادیوں کو وہ فائدہ ہُوا جس سے محوری طاقتیں یکسر محروم و بے نصیب رہیں۔

نہرِ سویز کی اسی بین الاقوامی اہمیت کے پیشِ نظر ۱۹۵۶ء میں جب مرحوم صدر ناصر نے اس نہر کو نیشنلائیز کرنے کا اقدام کیا تو برطانیہ اور فرانس کے بحری بیڑے اور ہوائی جہاز مصر پر ٹوٹ پڑے تھے۔ اسرائیلی کرایہ کے ٹٹو بھی ان کے ساتھ تھے۔ آخر روس کی طرف سے دراندازہونے کی دھمکی سے حملہ آور افواج کو لوٹنے پر مجبور ہونا پڑا۔ وقتی طور پر تو یہ معاملہ دب گیا لیکن کارگر روسی چال نے اس خطہ میں اپنے اثر و نفوذ کا جو در کھول دیا تھا اس کی نسبت فریقِ مخالف کی آتشِ حسد اندر ہی اندر سُلگتی رہی۔ تا آنکہ ۱۹۶۷ء کی عرب اسرائیل جنگ کی شکل میں شعلہ زن ہوئی۔ اور نتیجہ یہ نکلا کہ یہ عظیم آبی شاہراہ ہر قسم کی آمد و رفت کے لئے بند ہوگئی۔ اس منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے کوششیں جاری رہیں۔ تا اس خطہ میں واقع تیل کے ذخائر پر مغربی اجارہ داری یقینی طور پر بنی رہے۔ چنانچہ امریکہ کی طرف سے اسرائیل کی بھرپور جنگی امداد بھی اسی کا ایک بڑا جزو تھی۔

چھ سال بعد اکتوبر ۱۹۷۳ء کی عرب اسرائیل جنگ کے نتیجہ میں حالات نے جو ایک نئی کروٹ لی وہ بھی اس خطہ میں امریکہ اور مغربی ممالک کی نسبت نتیجۃً روس کے حق میں زیادہ روشن دکھائی دینے لگے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حالات کی زبردست تبدیلی میں عربوں کا اپنا خون کام آیا۔ جو اکتوبر ۱۹۷۳ء کے عظیم معرکہ میں انہوں نے مشترکہ کاز کے لئے بہایا۔ اسی طرح عرب افواج کی حکمتِ عملی اور عربوں کے کامل اتحاد نے امریکہ اور اسرائیل کے پُرغرور سر کو نیچا ہونے پر مجبور کر دیا۔ پھر تیل پیدا کرنے والے ممالک کی مشترکہ پالیسی نے بڑا کام کیا۔ نتیجہ یہ ہُوا کہ اسرائیلی جو حالیہ جنگ کے آخری وقتوں میں بڑی عیاری کے ساتھ نہرِ سویز کے مغربی کنارے کے ایک چھوٹے سے حصہ پر پاؤں جما چکے تھے۔ اُن کو بھی واپس جانا پڑا۔ نہ صرف یہ بلکہ نہرِ سویز کے مشرقی کنارے سے بھی اسرائیلی افواج اس قدر دُور فاصلے پر لے جائی جا رہی ہیں کہ نہرِ سویز کے کھُل جانے کے امکانات زیادہ روشن ہوگئے ہیں۔ اور خبر میں آپ پڑھ چکے کہ چھ ماہ کے اندر اندر نہرِ سویز نقل و حمل کے لئے کھُل رہی ہے۔ عربوں کی اس مادی جد و جہد کے پہلو بہ پہلو جو روسی اسلحہ اور دوسری نیک ممکنہ مدد کار فرما رہی ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جن حالات میں یہ نہر کھُل رہی ہے۔ ... تمام اقوام جن کو اس خطہ میں غیر معمولی دلچسپی ہے اس کے نتائج سے غافل نہیں ... اس بات کا بڑا احساس ہے کہ نہرِ سویز جب کھُلی تو اس میں سے رُوسی جہازوں کی بھی ویسے ہی آمد و رفت ہونے لگے گی جیسے دُوسرے ممالک کے جہازوں کی اور اس طرح کا رُوسی اثر و نفوذ درپردہ امریکہ کو ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ چونکہ سیاست میں سب کچھ چلتا ہے اس لئے ساتھ ساتھ امریکی رشین مفاہمت کی بات بھی چل رہی ہے۔ فی زمانہ سیاسی معاملات ہمیشہ مصلحت بینی پر چلائے جاتے ہیں۔ مذہبی معاملات کی طرح ان کو صاف دلی کے ساتھ طے کیا جانا کوئی شرط لازم نہیں ـــ!!

بہرحال بدلے ہوئے حالات کے نتیجہ میں امریکی ملتے کھیلے بندوں اس خطہ میں روسی اثر و نفوذ کو تو روک نہیں سکتے۔ لیکن اس کا توڑ نکالے بغیر اُنہیں چین بھی نصیب نہیں۔ اس لئے باوجود یو این او کی طرف سے بحرِ ہند کو امن کا خطہ قرار دیئے جانے کا ریزولیشن پاس ہو چکنے کے اس بحرِ ہند میں واقع ڈیگو گرشیا نامی ایک

(باقی دیکھئے صہ ۱۲ پر)

"صد سالہ احمدیہ جوبلی" کے سلسلہ میں

احبابِ جماعت کیلئے بعض نفلی عبادتوں کا پانچ نکاتی پروگرام

ربوہ ـــ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۸ تبلیغ (فروری) کو مسجد اقصیٰ ربوہ میں نمازِ جمعہ پڑھائی۔ اس موقعہ پر حضور انور نے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ :۔

آج انسان ہلاکت کے کنارے کھڑا ہے۔ اور انسانیت خطرے میں ہے۔ اس خطرے سے بچنے کی واحد راہ یہ ہے کہ بنی نوعِ انسان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو رحمۃٌ للعالمین ہیں کے سایہ کے نیچے پناہ لے۔ اسی غرض سے "صد سالہ احمدیہ جوبلی" کی بابرکت تحریک جماعت کے سامنے رکھی گئی ہے۔

حضور نے فرمایا :۔ جہاں تک اس تحریک کے مالی پہلو کا تعلق ہے مخلصینِ جماعت کے وعدے اللہ تعالیٰ کے فضل سے چار کروڑ روپیہ کے قریب تک پہنچ گئے ہیں اور کوئی بعید نہیں ہے کہ اگر یہ وعدے پانچ کروڑ سے بھی زیادہ بلکہ دس کروڑ کے قریب تک پہنچ جائیں۔ لیکن یہ اس تحریک کا صرف مالی پہلو ہے۔ اصل فکر جو ہمیں ہونا چاہیئے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور اس منصوبے کے وہ عظیم نتائج ظاہر کرے جو دنیا بھر میں اسلام کو غالب کر دینے پر منتج ہوں۔

حضور نے فرمایا، اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت عاجزی اور تضرّع کے ساتھ انفرادی اور اجتماعی دُعاؤں کی ازحد ضرورت ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ اس منصوبہ کے لئے آسمانی رحمتوں اور برکتوں کے دروازے کھول دے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں دعاؤں اور عبادات کا ایک خاص پروگرام جماعت کے سامنے رکھا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ :۔

(۱) جماعتِ احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک یعنی ۱۸۰ سے کچھ زائد مہینوں تک ہر ماہ احبابِ جماعت ایک نفلی روزہ رکھیں جس کے لئے ہر محلہ، قصبہ یا شہر میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نمازِ عشاء کے بعد سے لیکر نمازِ فجر سے پہلے تک یا نمازِ ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات بار روزانہ سُورۃ فاتحہ کی دُعا پڑھی جائے اور اس پر غور و فکر کیا جائے۔

(۴) تسبیح و تحمید اور درود شریف اور استغفار ۳۳-۳۳ بار روزانہ پڑھے جائیں۔

(۵) مندرجہ ذیل دو دُعائیں روزانہ کم از کم ۱۱ بار پڑھی جائیں :۔

۱- رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ (البقرہ) ۲ ـــ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

حضور نے عبادات ذکر اور دُعاؤں کے اس رُوحانی پروگرام کی حکمتوں اور برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے احبابِ جماعت کو تاکید فرمائی کہ وہ التزام کے ساتھ اس پروگرام پر عمل کریں۔ اور اس کے علاوہ اپنی زبان میں بھی کثرت کے ساتھ دُعائیں کرتے رہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور ہم شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔ اور دُنیا کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ (الفضل مورخہ ۱۰ ر فروری ۱۹۷۴ء)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی معنوی اور لفظی تحریف سے حفاظت کے لئے ہر زمانہ اور ہر دور میں ہر قسم کے سامان پیدا کئے

اس زمانہ میں اسی مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مہدی معہود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے

سائنس، عقل اور مشاہدہ قرآن کریم کی عظمت اور رفعت کے حق میں واضح دلائل پیش کرتے ہیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۸ فتح ۱۳۵۲ ہش مطابق ۲۸ دسمبر ۱۹۷۳ء بمقام جلسہ گاہ مردانہ ربوہ

سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت کریمہ تلاوت فرمائی :-

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ ٥

(الحجر ۱۰)

اور پھر فرمایا :-

" قرآنِ کریم ایک کامل ہدایت اور ابدی شریعت کی شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ پہلی الہامی کتب چونکہ مختلف ملکوں اور مختلف زمانوں میں خاص قوموں کی ہدایت کے لئے نازل ہوئی تھیں اس لئے ان کے لئے

ابدی حفاظت کا وعدہ

نہیں تھا۔ لیکن قرآن کریم نے چونکہ قیامت تک کے انسان کی رُشد و ہدایت کا ذریعہ بنا تھا اور انسان کی رُوحانی تشنگی دُور کرنے اور اس کی دنیوی علمی ضروریات کو پُورا کرنے کے سامان پیدا کرنے تھے۔ اور پھر چونکہ شیطان نے بھی اپنا پورا زور لگانا تھا کہ وہ اس تعلیم کو اگر مٹا نہ سکے تو تحریف کے طور پر اس میں کسی نہ کسی شکل میں کوئی نہ کوئی رخنہ پیدا کر دے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں جس کی مَیں نے ابھی تلاوت کی ہے ہمیں یہ تسلی دی ہے کہ اس نے قرآن کریم کی حفاظتِ لفظی اور حفاظتِ معنوی کے سامان پیدا کر دیئے ہیں۔ اب کوئی شیطانی طاقت یا کوئی منصوبہ قرآن کریم میں تحریفِ لفظی یا معنوی میں کامیاب نہیں ہوگا۔

حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اس

کائنات کا نچوڑ

تھا۔ اسی لئے کہا گیا

لَوۡلَاكَ لَمَا خَلَقۡتُ الۡاَفۡلَاكَ

کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر تجھے پیدا نہ کرنا ہوتا۔ اگر تیری پیدائش کا الٰہی منصوبہ نہ ہوتا، تو اس کائنات کی پیدائش کی ضرورت ہی نہ تھی۔ اس لئے آپ کو ایک کامل شریعت دی گئی۔ آپ کو ایک بلند ترین رُوحانی مقام عطا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قیامت تک کے لوگوں کے لئے اُسوۂ حسنہ بنا دیا۔ اس کائنات کی ہر چیز کو آپ کا خادم بنا دیا۔

جہاں تک انسان کی طاقتوں کا تعلق ہے وہ بھی انسان کو اسی لئے عطا کی گئی ہیں کہ ان کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض پوری ہو۔ ان قوتوں میں سے ایک قوت قوتِ حافظہ ہے جو انسان میں ودیعت کی گئی ہے۔ خود انسان کو اس قوت سے فائدہ اُٹھانے کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ بہت سے لوگ اس سے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ وہ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ مختلف مشاہدے کرتے ہیں۔ اور پھر قوتِ حافظہ کے ذریعہ اپنے ذہن میں انہیں حاضر رکھتے ہیں۔ پس قوتِ حافظہ کے دنیوی لحاظ سے بھی بہت سے فوائد ہیں اور اخلاقی اور رُوحانی لحاظ سے بھی بہت سے فوائد ہیں۔ لیکن

قوتِ حافظہ کی اصل غرض

یا قوتِ حافظہ کی پیدائش کا اصل مقصد یہ تھا کہ خدا تعالیٰ قرآنِ عظیم کو تحریفِ لفظی سے بچائے گویا اللہ تعالیٰ نے انسان کی قوتِ حافظہ کو قرآنِ کریم کی حفاظتِ لفظی کے لئے خدمت پر لگا دیا۔

گذشتہ چودہ صدیوں میں لاکھوں حفاظ پیدا ہوئے جنہوں نے قرآنِ کریم کو تحریفِ لفظی سے محفوظ رکھا۔ قرآنِ کریم کے الفاظ میں تحریف کرنے کی کسی کو جرأت نہ ہو سکی۔ ان لوگوں کو ایسا حافظہ دیا گیا کہ جس کی دُوسری قوموں میں مثال نہیں ملتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس قسم کے حفاظ پیدا ہوتے رہے اور اب بھی پیدا ہو رہے ہیں کہ اگر آپ قرآنِ کریم کا کوئی لفظ اُن کے سامنے رکھیں تو وہ اس لفظ یا آیت کا سیاق و سباق تک بتا دیتے ہیں گویا کہ سارے کا سارا قرآن کریم ہر وقت اُن کی آنکھوں کے سامنے اور ذہن میں مستحضر رہتا ہے۔

پس اس کثیر فوج کی موجودگی میں جو ہر صدی میں لاکھوں کی تعداد میں تھی کسی معاند اور مخالفِ اسلام کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ وہ قرآن کریم میں تحریف لفظی کر سکے۔ اور نہ ہی مسلمانوں میں سے کسی غافل یا ناسمجھ آدمی کو یہ جرأت ہوئی کہ وہ قرآن کریم میں کوئی لفظی تحریف کر سکے۔ بعض ناسمجھ لوگوں نے بعض دُوسری قسم کی حرکتیں کیں۔ جو ہماری مذہبی کتابوں میں اور اسلامی لٹریچر میں محفوظ ہیں۔

یہ آج کی باتیں نہیں بلکہ

صدیوں پرانی باتیں

ہیں کہ بادشاہوں کو خوش کرنے کے لئے بعض لوگوں نے احادیث وضع کر لیں۔ جنہیں ہماری اصطلاح میں وضعی حدیثیں کہتے ہیں لیکن قرآن کریم کے نزول سے لے کر آج تک کسی شخص نے کامیابی کے ساتھ کوئی قرآنی آیت وضع نہیں کی۔ انسان کی بنائی ہوئی کوئی ایسی آیت نظر نہیں آتی۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتِ شان کے باوجود انسانی دماغ نے آپ کی طرف غلط روایتیں منسوب کرنے کی جرأت تو کر لی۔ لیکن حفاظ کے ذریعہ قرآن کریم کی لفظی حفاظت کا یہ کمال تھا کہ اُمتِ محمدیہ کے اندر اور باہر کوئی شخص قرآن کریم کی طرف غلط آیت منسوب کرنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ اگر دشمنانِ اسلام نے کبھی کوئی جرأت کی بھی تو لاکھوں کی تعداد میں حفاظ کی یہ فوج فوراً گرفت کرتی تھی کہ یہ تم کیا کر رہے ہو۔ بہرحال تحریفِ لفظی کی ایسی کامیاب جرأت کہ جسے دُنیا میں پھیلایا جاتا ہو نظر نہیں آتی۔

پس ایک تو

قرآن کریم کی لفظی حفاظت

کا سوال تھا جسے انسان کی قوتِ حافظہ کے ذریعہ حل کیا گیا۔ اللہ تعالےٰ نے لاکھوں حفاظ کے ذریعہ قرآن کریم کی لفظی حفاظت کے سامان پیدا کر دیئے۔ لیکن انسان کو صرف قوتِ حافظہ ہی تو نہیں دی گئی۔ اُسے دُوسری قوتیں بھی عطا کی گئی ہیں۔ جن میں سے ایک رُوحانی قوت ہے۔ اور اس کے ذریعہ قرآن کریم کی تین [illegible] قسم کی حفاظت ہی کی گئی ہے [illegible]

اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

" دوسرے ایسے ائمہ اور اکابر کے ذریعہ سے [illegible] ایک صدی میں فہمِ قرآن عطا ہوا ہے۔ جنہوں نے قرآن شریف کے اجمالی مقامات کی احادیث نبویہ کی مدد سے تفسیر کر کے خدا کے پاک کلام

وہ پاک [illegible] کو ہر ایک زمانہ میں تحریفِ معنوی سے محفوظ رکھا۔"

پس جہاں تک تحریفِ معنوی کا تعلق ہے، قرآن کریم کو معنوی تحریف سے بچانے کے لئے اللہ تعالےٰ نے اپنے مقرّبین کا ایک سلسلہ اُمّتِ محمدیہ میں جاری کیا۔ یہ مقرّبینِ الٰہی پہلی صدی سے لے کر آج تک ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ہر صدی میں موجود رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ مسلمانوں پر فیجِ اعوج یعنی انتہائی تنزّل کا جو زمانہ آیا تھا اس میں بھی اللہ تعالےٰ کے مُطہّر بندوں کی جماعت سمندر کی لہروں کی طرح موجیں مار رہی تھی۔ تاہم مسلمان کہلانے والوں کی اکثریت اسلام سے دُور جارہی تھی اور قرآن کریم کو مہجور بنا چکی تھی۔

قرآنِ کریم کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ قرآن کریم ہے اور کتابِ مکنون میں ہے۔ اور پھر اس حصّہ کے متعلق فرمایا:-

لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ؕ

اس حصّہ تک صرف پاکیزہ لوگوں یا جماعتوں کی پہنچ ہوتی ہے۔ اور یہ واقعہ اور حقیقت کہ قرآنِ عظیم غیر متناہی بطون اور اسرار کا مالک ہے۔ دُنیا پر اِس بات کو ثابت کرتی ہے کہ قرآنِ کریم منجانب اللہ ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآنی ہدایت کے ذریعہ قیامت تک لوگوں کی ربوبیت اور تربیت کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ قرآنی ہدایت اور اس کے انوار کو دُنیا میں پھیلانے کے لئے اُن پاک اور مُطہّر بندوں کا گروہ ہمیں تین رُوحانی لشکروں میں تقسیم نظر آتا ہے۔ ایک وہ اکابر اور آئمّہ دین ہیں جنہوں نے قرآنِ کریم کی تفسیر کو تحریفِ معنوی سے بچایا۔ لیکن اسلام پر ایک تیسرا حملہ فلسفیوں (اہلِ عقل) کی طرف سے ہُوا۔ اُسلام کی تعلیم کے خلاف عقلی دلائل پیش کرکے وہ دُنیا کو بہکانے کی کوشش کرتے رہے۔ انہوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ قرآنی تعلیم اور انسانی عقل میں نعوذ باللہ تضاد پایا جاتا ہے۔ حالانکہ انسانی عقل اللہ تعالےٰ کی مخلوق میں سے ایک خلق ہے۔ اور

قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے

ایک کامل، اور قیامت تک رہنے والا کلام ہے۔ اِس لئے عقل اور کلامِ الٰہی کے درمیان تضاد ہو ہی نہیں سکتا۔ لیکن لوگوں کی طرف سے ان دونوں کے اندر تضاد ثابت کرنے کی کوشش کی گئی اور بڑی زبردست کوشش کی گئی۔ اِس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:-

"تیسرے متکلمین کے ذریعہ سے جنہوں نے قرآنی تعلیمات کو عقل کے ساتھ تطبیق دے کر خدا کی پاک کلام کو کوتہ اندیش فلسفیوں کے استخفاف سے بچایا ہے"

لوگوں نے اپنی کوتہ اندیشی کے نتیجہ میں فلسفہ، منطق اور دوسرے علوم کی رُو سے جو نتائج نکالے ان کی بنا پر قرآن کریم کی تعلیمات پر مختلف اعتراض کئے۔ مثلاً پادریوں نے ایک زمانہ میں یہ اعتراض کر دیا کہ قرآن کریم نے کہا ہے کہ شہد کی مکھی کے اندر سے ایک پینے والی چیز یعنی شہد نکلتا ہے اور اس میں شفا کی بہت سی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ حالانکہ مکھی پھُولوں کے رس سے شہد بناتی ہے۔ اس کے اندر سے تو شہد نہیں نکلتا۔ یہ اعتراض دراصل غفلت اور عدمِ علم کا نتیجہ تھا۔ بعد میں جب مکھی اور اس کے شہد بنانے پر تفصیلی تحقیق ہوئی تو ہمیں دو چیزوں کا پتہ لگا ایک یہ کہ مکھی پھُولوں سے جو رس لاتی ہے وہ شہد کی شکل میں نہیں ہوتا۔ وہ تو ایک پانی کی شکل میں مائع سی چیز ہوتی ہے۔ شیرے کے قوام کی طرح اس کے اندر شہد کا قوام نہیں ہوتا۔ مکھی پھُولوں کا رس لا لاکر اس میں دو چیزیں اپنی کوشش سے زاید کرتی ہے۔ اس کی ایک کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہ اس مائع کو گاڑھا قوام بنائے۔ چونکہ پھُولوں کے رس میں پانی کی فی صد زیادہ ہوتی ہے اس لئے رس کے ایک ایک ذرّہ کو خشک کرنے کے لئے اُسے کئی سَومیل حرکت کرنی پڑتی ہے۔ زبان کو اندر باہر لے جاکر اور بڑی محنت کرنی پڑتی ہے۔ تب جاکر مائع قوام بنتا ہے۔ اور پھر یہیں پر بس نہیں ہوتی بلکہ اپنے جسم میں سے وہ مختلف غدود کے رس سے جنہیں اللہ تعالےٰ نے اپنی حکمتِ کاملہ سے مکھی میں پیدا کر رکھا ہے اور جن میں شہد کے قریباً نصف اور ضروری حصّے پائے جاتے ہیں وہ شہد میں شامل کرتی ہے۔ گویا شہد میں پچاس فیصد حصّہ مکھی کے اپنے غدود کے رس کا ہوتا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کی حکمتِ کاملہ کے نتیجہ میں شہد میں شامل کر دیا جاتا ہے۔ بسا اوقات ہمارے ہاں دُودھ میں ۹۵ فیصد پانی ہوتا ہے۔ بایں ہمہ لوگ اسے دُودھ ہی کہتے ہیں۔ تو شہد میں جبکہ پچاس فیصد سے زیادہ شہد کی مکھی کی اپنی محنت اور فطرت کا دخل ہوتا ہے تو اس کے مکھی کے پیٹ میں سے نکلنے پر اعتراض بے معنی ہے۔ غرض اللہ تعالےٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے اور اُن سے اپنے بعض بندوں کو فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائی اور خدا کے فضل نے معترضین کو ملزم قرار دیا اور ہمیں

اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق دی

کہ ہم اُن کا مذاق اُڑائیں۔ وہ قرآن کریم کو استخفاف کی نظر سے دیکھنا چاہتے تھے مگر ہم نے دُنیا پر یہ ثابت کر دکھایا کہ استخفاف کی نظر سے اگر کسی چیز کو دیکھا جا سکتا ہے تو وہ، وہ نتائج ہیں جو اہلِ یورپ کے علوم۔ اُن کی سائنس اور ان کی تحقیقات نکال رہی ہیں۔ وہ آج ایک دوائی بناتے ہیں اور اس کی بڑی تعریف کرتے ہیں اور دس سال کے بعد کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو ایک زہر تھا۔ ہم نے اس دوائی کو بنا کر بڑی غلطی کی۔ اِسی طرح آج ایک طبّی مشورہ دیتے ہیں اور اگلے چند سال کے بعد کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے غلط مشورہ دیا تھا۔ مثلاً ایک زمانے میں یورپ کے ایلوپیتھی کے اطبّاء نے کہہ دیا کہ مائیں اپنے بچّوں کو دُودھ نہ پلائیں۔ یہ اُن کے لئے نقصان دِہ ہے۔ مگر اسلام نے یہ کہا تھا:-

حَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا (الاحقاف: ۱۶)

یعنی ماں کے سینے سے ایک معیّن وقت تک بچّے کو دُودھ پلانا ضروری ہے۔ یہ ماں کی صحت کے لئے بھی مفید ہے اور بچّے کی صحت کے لئے بھی ضروری ہے (اس کی تفصیل میں مجھے اس جگہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے) لیکن اسلام کے معاندین نے اسلام کی اس تعلیم پر یہ اعتراض کر دیا کہ دُودھ پلانے سے بچّے کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ بلکہ اُلٹا ماں کو نقصان پہنچتا ہے۔ اور اس کی صحت خراب ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ساری دُنیا میں اس بات کی تشہیر کی گئی کہ مائیں اپنے بچّوں کو اپنا دُودھ نہ پلایا کریں۔ آسٹرالک اور گلیکسو وغیرہ کے دُودھ (جو بند ڈبوں میں دستیاب ہوتے ہیں وہ) پلایا کریں۔ جب پندرہ بیس سال گذر گئے اور اُن کی ایک نسل صحت کے لحاظ سے تباہ ہو گئی تو پھر یہ اعلان کر دیا کہ ہم نے بڑی بے وقوفی کی تھی۔ اور غلط مشورہ دیا تھا۔ بچّے کو دُودھ پلانے سے تو عورت کی صحت بنتی ہے بگڑتی نہیں۔

پس قرآنِ کریم کی تعلیم دراصل عقل، مشاہدہ اور سائنس کے خلاف نہیں ہے بلکہ سائنس اور عقل اور مشاہدہ

قرآنِ کریم کی ارفع و عظیم تعلیم

کی عظمت اور رفعت کے حق میں دلائلِ واضحہ پیش کرتے ہیں۔ دنیوی علوم قرآن کریم کی تعلیم سے متضاد نہیں بلکہ اس کے تابع ہیں۔ اِس لئے دُنیا جب قرآن کریم پر اس قسم کے عقلی اعتراضات کرتی ہے تو اللہ تعالےٰ ایسے لوگوں کو پیدا کر دیتا ہے جو ان اعتراضات کو ردّ کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے مُطہّرین کے گروہ میں سے ایک ایسا لشکر بناتا ہے اور اُن کو فہمِ قرآن عطا کرتا ہے۔ وہ غلط قسم کے عقلی اعتراضات کا جواب دیتے ہیں اور قرآنِ کریم کی تعلیم پر حملہ کرنے والوں کو پسپا کرتے ہیں۔ اور اُن پر قرآنِ کریم کی برتری کو ثابت کرتے ہیں۔

پھر ایک اور قسم کی تحریفِ معنوی ہے۔ جس کا ارتکاب نادانستہ طور پر خود مسلمان ممالک میں کیا جارہا ہے۔ اور اُن کی شدّت بھی معاندین کے اعتراضات سے کم نہیں ہے۔ اور وہ یہ

دُکھ دِہ اور شرمناک پروپیگنڈہ

اور پرچار ہے کہ پانچ وقت کی نمازیں پڑھنا تو پُرانے زمانے کی باتیں ہیں اور اِسی طرح یہ بھی کہا جارہا ہے کہ شراب پینا تو اس لئے منع کیا گیا تھا کہ عرب کا گرم علاقہ تھا۔ اب ہم اُن سے زیادہ اچھے اور مہذّب انسان ہیں۔ ہمیں شراب نقصان نہیں پہنچائیگی۔

پس یہ اور اس قسم کے دُوسرے اعتراضات قرآن کریم میں تحریفِ معنوی کے مترادف ہیں۔ اِن اعتراضات کو ردّ کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ اپنے مُطہّر بندوں میں سے ایک گروہ کو کھڑا کرتا اور اُسے فہمِ قرآن عطا کرتا ہے۔ اور وہ تحریفِ معنوی کا ازالہ کرتا ہے۔

تحریف معنوی کی چوتھی کوشش یہ کی گئی کہ قرآن کریم میں جن عظیم معجزات اور نشانوں کا ذکر ہے۔ اور جو انسانی طاقت سے بالا اور خدا تعالےٰ کے

قادرانہ تصرف کی دلیل

ہیں، اُن کا انکار کر دیا گیا۔ اور بڑے اصرار کے ساتھ یہ کہدیا گیا کہ نعوذ باللہ وہ سب کے سب غلط ہیں۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"چوتھے روحانی انعام پانے والوں کے ذریعہ سے جنہوں نے خدا کی پاک کلام کو ہر ایک زمانہ میں معجزات اور معارف کے منکروں کے حملہ سے بچایا ہے۔" ("ایام الصلح" صفحہ ۵۵)

پس یہ چار قسم کے لشکر ہیں جن میں سے تینوں کا تعلق "مطہروں" سے ہے جنہیں اللہ تعالےٰ قرآن کریم کی حفاظت لفظی اور معنوی کے لئے اس پیاری امت میں ہر صدی میں کھڑا کرتا رہا ہے۔ ایک لشکر کو قوت حافظہ کے اسلحہ سے مسلح کیا۔ اور انہوں نے قرآن کریم کو تحریف لفظی سے بچایا۔ اور دوسرے ہر صدی میں مطہرین کی ایک جماعت پیدا ہوتی رہی ہے۔ جن کے ذریعہ وقت کی ضرورت اور زمانے کے تقاضوں کے مطابق کبھی ایک قسم کی اور کبھی دوسری قسم کی اور کبھی تیسری قسم کی تحریف معنوی سے بچانے کے سامان پیدا کئے گئے۔ لیکن اس آخری زمانہ میں جبکہ اسلام پر کفر کا حملہ انتہائی شدت اختیار کر گیا۔ اور مطہرین کے گروہ کے سپرد قرآن کریم کی تین قسم کی مدافعت کرنے اور

اسلامی تعلیمات کی برتری

ثابت کرنے کا جو انتظام کیا گیا تھا۔ اس کی ضرورت بیک وقت پیش آگئی گویا تینوں قسم کے حملے ایک ہی وقت میں اسلام پر مختلف اطراف سے ہونے لگے تو اس وقت اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے حسب بشارات امت محمدیہ پر رحم کرتے ہوئے، مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کھڑا کیا اور وہ امت محمدیہ کے مطہرین کی فوج کا سالار لشکر بنا۔ اور مطہرین کی جماعتوں کا مختلف زمانوں میں مختلف شکلوں میں جو ہر سہ روحانی قوتیں ملتی چلی آ رہی تھیں۔ وہ سب کی سب اسے عطا کی گئیں۔ چنانچہ اس نے زندہ نشانوں کے ذریعہ زندہ خدا کا ثبوت دے کر یہ ثابت کیا کہ جن نشانات کا ذکر قرآن کریم میں ہے۔ وہ محض قصے کہانیاں نہیں اگر خدا اپنے قادرانہ تصرف کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے ثبوت کی خاطر آج انہونی باتوں کو ہونی کر سکتا ہے تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنے محبوب کی صداقت میں معجزات اور نشان کیوں نہیں دکھا سکتا تھا۔

غرض جب قرآن کریم پر اس قسم کے اعتراضات کرکے اس میں تحریف معنوی کرنے کی کوشش کی جا رہی تھی تو خدا تعالےٰ کا جرنیل اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا

محبوب روحانی فرزند

کھڑا ہوا اور اس نے اسلام کی مدافعت کی اور اس کی برتری ثابت کی فلسفیوں کا جو گروہ کھڑا ہوا تھا۔ اور کہتا تھا کہ قرآن کریم کی بعض باتیں عقل کے خلاف ہیں۔ اُن کو یہ کہنا کہ "عقل خود اندھی ہے گر نیّر الہام نہ ہو"۔ یہ محض تھیوری نہیں ہے۔ یہ کوئی فلسفہ نہیں ہے۔ بلکہ ایک حقیقت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد آپ کی جماعت میں آج بھی خلفاء اور آئمہ اور اکابرین کا سلسلہ جاری ہے۔ ہم

قرآن کریم کی صداقت

کی جو بات کرتے ہیں۔ ہم اس کے ذمہ دار ہیں دنیا کا کوئی فلسفی ہمارے سامنے آکر بتائے کہ قرآن کریم کی فلاں آیت یا اس کی فلاں تعلیم عقل کے خلاف ہے۔ ہم ثابت کریں گے کہ وہ خلاف عقل نہیں ہے۔ بلکہ اس کی اپنی عقل اندھی ہے۔ جو حقیقت کو نہیں پا رہی۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر

خدائی نشانوں کا ایک سلسلہ

جاری ہو گیا۔ اور آپ نے فرمایا کہ یہ نشان ثابت کرتے ہیں کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو نشانات ظاہر ہوئے اور جن کو قرآن کریم نے محفوظ رکھا یا۔ جن کی تفصیل احادیث سے ملتی ہے۔ وہ بھی محض قصے کہانیاں یا مبالغہ آمیز باتیں نہیں۔ بلکہ اللہ تعالےٰ نے ہی اُن کو انسان کی بھلائی کے لئے نازل کیا تھا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں تفسیر سکھائی گئی۔ تفسیر کرنے کے اصول بتائے گئے۔ اور پھر ان اصولوں کو سامنے رکھ کر اس جماعت کے بیسیوں ہی نہیں۔ سینکڑوں اور ہزاروں لوگوں کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ توفیق عطا کی گئی کہ وہ قرآن کریم کی صحیح تفسیر کر سکیں۔ اور جہاں غلط تفسیر ہو رہی ہو وہاں اس کی نشاندہی کرکے اصلاح کر دیں۔ لیکن آج دنیا کی یہ بدقسمتی ہے کہ وہ روحانی جرنیل جس کے سپرد یہ کام کیا گیا تھا۔ اور جس کو ہر سہ قسم کے ہتھیار دیئے گئے تھے قرآن کریم کو تحریف معنوی سے بچانے کے لئے۔ اس پر بعض لوگوں کی طرف سے تحریف قرآن کا الزام دیا گیا۔ اور یہ نہیں سوچا کہ اس طرح وہ اللہ تعالےٰ کی کس عظیم نعمت کا انکار کر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں بھی اس نعمت سے فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین؛

لازمی چندہ ــــــ تحریک جدید

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس چندہ تحریک جدید کو فرض قرار دیا ہے بعض احباب کو غلط فہمی ہے کہ یہ چندہ لازمی نہیں حضورؓ فرماتے ہیں:۔

"میں نے اس چندہ کو لازمی کر دیا ہے۔ جماعت کے ہر مرد اور عورت کا فرض ہے کہ وہ اسمیں حصہ لے"۔ (الفضل ۱۳ جولائی ۱۹۵۷ء)

نیز فرمایا:۔

"ہماری دلچسپی صرف اس میں ہے کہ دنیا کے کونے کونے میں اسلام کی تبلیغ پھیل جائے۔ اور پھر اسلام تمام ادیان پر غالب آجائے جس طرح وہ قدیم ایام میں غالب آیا تھا۔ بلکہ اس سے بھی بڑھکر اور اس کام کے لئے تحریک جدید کو جاری کیا گیا ہے۔ اور یہی کام ہر مسلمان پر واجب قرار دیا گیا ہے۔ پس یہ تحریک کسی خاص گروہ سے مختص نہیں بلکہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لے گا ہم اسے احمدیت اور اسلام میں کمزور سمجھیں گے کیونکہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں کہ وہ اسلام کی خدمت اور احمدیت کی اشاعت کے لئے کچھ خرچ کرے اس کا اسلام لانا یا احمدیت کا قبول کرنا محض بے کار ہے"۔ (بدر جنوری ۱۹۵۴ء)

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس لازمی چندہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور وقت پر ادائیگی کرکے اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے وارث بنیں ابھی تک ۳½ ماہ گذرنے پر بہت سی جماعتوں کے وعدے بھی موصول نہیں ہوئے یہ امر بھی خاص توجہ کا مستحق ہے

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

دُعائے مغفرت:۔ اکبرپور ضلع فرخ آباد میں ایک پرانے احمدی مکرم اکبر خاں صاحب (مرحوم) رہا کرتے تھے انہوں نے احمدیت قبول کرنے کے بعد سخت مشکلات کی زندگی گزاری ہے انتہائی مخالفتوں کے باوجود ثابت قدم رہے اور مخالفین کا مقابلہ کیا۔ وہ گذشتہ ماہ شدید علالت کے بعد مولا حقیقی سے جا ملے ہیں ان کے گھر والوں نے مبلغ پانچ روپے اعانت بدر اور ... روپے درویش فنڈ میں ادا کرتے ہوئے مرحوم کی مغفرت کے لئے دُعا کی درخواست کی ہے کہ اللہ تعالےٰ انکی مغفرت فرماکر جنت الفردوس میں جگہ دے۔ (مینیجر بدر قادیان)

یومِ مصلح موعود کی بابرکت تقریب

پر

مختلف جماعتوں میں جلسوں کا انعقاد

لجنہ اماء اللہ قادیان

الحمد للہ ثم الحمد للہ قادیان ۲۰ ر تبلیغ (فروری) آج بعد نماز ظہر دو بجے لجنہ اماء اللہ قادیان کے تحت جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا بابرکت انعقاد نصرت گرلز اسکول کے صحن میں عمل میں آیا جس کی صدارت محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان نے کی نصرت گرلز اسکول کو رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجایا گیا اسی طرح کپڑوں پر سنہری حروف سے لکھے ہوئے اشعار اور الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی دیواروں پر لگائے گئے۔ لجنہ اماء اللہ اور ناصرات کی بچیاں پوری تعداد میں حاضر تھیں اور خاموشی سے بیٹھ کر جلسہ کی کاروائی سنتی رہیں۔

جلسہ کی کاروائی کا آغاز عزیزہ امۃ الرحمان کی تلاوت سے ہوا۔ تلاوت کے بعد عزیزہ صاحبزادی امۃ الکریم کوکب نے درثمین میں سے

"حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی"

نظم خوش الحانی سے پڑھ کر حاضرات کو محظوظ کیا نظم کے بعد جلسہ کی پہلی تقریر فرحت سلطانہ صاحبہ کی زیر عنوان "پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر" تھی موصوفہ نے پیشگوئی کا پسِ منظر بیان کرتے ہوئے ان پیشگوئیوں کا بھی ذکر کیا جو سابقہ کتب میں بیان ہوئی ہیں۔ اس سلسلہ میں مصلح موعود کے بارہ میں طالمود کی پیشگوئی کا ذکر کیا کہ "مسیح وفات پائیں گے اور ان کی بادشاہت ان کے بیٹے اور پوتے کو نصیب ہوگی"۔

اس کے بعد محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے پیشگوئی دربارہ مصلح موعود کا متن پڑھ کر سنایا۔

پھر محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ نے "وہ جلد جلد بڑھے گا" کے عنوان پر تقریر کی محترمہ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ حضرت مصلح موعود نے باوجود چھوٹی عمر کے خلافت کا کام سنبھالا آپ کے عہد میں آپ کی قائم کردہ تنظیموں اور تبلیغ اسلام کے ذریعہ جماعت نے غیر معمولی ترقی کی۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو جلد جلد بڑھایا۔ آپ کی خلافت کا ہر دن اس بات پر شاہد ہے۔ آپ نے اتنی بڑی جماعت کا بوجھ اپنے کندھوں پر اُٹھایا۔ اور اللہ تعالےٰ نے آپ کو ہر میدان میں کامیاب فرمایا

اس کے بعد مریم سلطانہ صاحبہ نے زیر عنوان "وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا" تقریر کی انہوں نے اپنی تقریر میں بتایا کہ حضرت مصلح موعود کی ابتدائیہ عمر میں صحت ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے آپ کی دنیوی تعلیم نہ ہونے کے برابر رہی لیکن چونکہ آپ کی تعلیم خدا تعالےٰ نے اپنے ذمہ لے لی تھی۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو ظاہری و باطنی علوم سے پُر کیا آپ کی تفاسیر اور کتب آج بھی اس بات پر شاہد ہیں۔

بعدہٗ بشریٰ مبشر صاحبہ نے حضرت مصلح موعود کی مدح میں نظم

"اے فضل عمر تیرے ادا صاف کر بیانہ"

خوش الحانی سے سنائی نظم کے بعد بشریٰ طیبہ صاحبہ نے بعنوان "ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا" موصوفہ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ روح سے مراد الہام الٰہی ہوتا ہے اللہ تعالےٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کو الہام الٰہی سے بھی مشرف فرمایا۔ چنانچہ مقررہ المصلح الموعودؓ کے بعض الہامات کا ذکر کرکے اس پیشگوئی کی تفصیل بیان کی اور اپنی تقریر کو بیان کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ آپ کے زمانہ میں رونما ہونے والے فتنوں کے وقت کس طرح خدا تعالےٰ کا سایہ آپ کے سر پر رہا۔ اور ہر میدان میں اللہ تعالےٰ نے آپ کو کامیابی بخشی۔

اس کے بعد عزیزہ امۃ الرحمان نے زیر عنوان "تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہو" تقریر کی موصوفہ نے قرآن مجید کی آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند اشعار پڑھنے کے بعد بتایا کہ اسلام ہی ایک زندہ اور قائم رہنے والا مذہب ہے۔ اسی طرح حضور پُر نور کی زندگی اس بات پر شاہد ہے کہ آپ نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ اسلام کی ترقی کے لئے خرچ کیا۔

اس کے بعد محترمہ جمیلہ سلطانہ صاحبہ نے "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا" کے موضوع پر تقریر کی موصوفہ نے بتایا کہ ہمارے پیارے امام حضرت مصلح موعودؓ نے ایسے ایسے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے جنکی تعریف کئے بغیر دشمن بھی نہیں رہ سکتے۔ اور پھر انہیں مختصر طور پر بیان کیا۔ جیسے غیر ممالک میں مشنوں کا قیام قرآن مجید کے تراجم غیر زبانوں میں اور تبلیغ اسلام کا ساری دنیا میں ایسا جال پھیلایا۔ کہ آپ کی شہرت زمین کے کناروں تک پہنچ گئی۔

اس اجلاس میں ناصرات الاحمدیہ کی دو بچیوں نے بھی تقاریر کیں پہلے عزیزہ نعیمہ بشریٰ نے "خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا" کے عنوان پر اپنی عمر کے مطابق چھوٹی سی تقریر کی

بعدہ محترمہ سعیدہ فاطمہ صاحبہ نے نظم "کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا" پڑھی۔ اس کے بعد خاکسارہ نے تقریر کی جس کا عنوان تھا "حضرت مصلح موعود اور تبلیغ اسلام" خاکسارہ نے اپنی تقریر میں حضور پر نور کے مختلف اقتباس پڑھ کر سنائے۔ جو حضورؓ نے ولولہ انگیز انداز میں فرزندان احمدیت سے تبلیغ اسلام کی مساعی کو تیز تر کرنے کے لئے کہے تھے جو ۱۹۵۴ء کے جلسہ سالانہ میں تقریر کی اس کا کچھ حصہ بھی بیان کیا۔ اسی طرح ۱۹۶۱ء کے جلسہ سالانہ پر حضور نے جو خطاب فرمایا تھا۔ اس کا بھی کچھ حصہ پڑھ کر سنایا

اس کے بعد امۃ الکریم صاحبہ نے حضرت مصلح موعود کے کارنامے کے عنوان پر تقریر کی موصوفہ نے خلافت کے سلسلہ میں، اور حضور کے تربیتی کارناموں اور آپکی علوم سے بھری ہوئی تفاسیر کا وضاحت سے ذکر کیا

بعدازیں امۃ اللطیف صاحبہ نے زیر عنوان "حضرت مصلح موعود کے احسانات طبقہ نسواں پر" تقریر کی موصوفہ نے بتایا کہ آپ نے طبقہ نسواں پہ ان گنت احسانات کئے ہیں عورتوں میں تعلیم کو عام کیا مالی قربانیوں میں مردوں کے دوش بدوش حصہ لینے کی روح پھونک دی لجنہ اور ناصرات کے قیام کے ذریعہ ابتداء سے ہی عورتوں کی تنظیم کو منظم کیا وغیرہ وغیرہ

جلسہ کی آخری تقریر ناصرات الاحمدیہ کی دوسری بچی عزیزہ مبارکہ شاہین نے کی جس کا عنوان تھا۔ "حضرت مصلح موعود کے کارنامے" عزیزہ موصوفہ نے حضور کے تین کارناموں (۱) تبلیغ اسلام (۲) اشاعت قرآن (۳) تعمیر ربوہ کا خصوصیت سے ذکر کیا۔

جلسہ کے آخر میں خاکسارہ نے

"السلام اے مصلح موعود سلطان البیان
السلام اے کاروانِ دیں کے میرِ کارواں"

نظم پڑھ کر سنائی۔

اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان نے ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ حاضرات جلسہ کو حضرت مصلح موعودؓ کی تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء کا آخری حصہ سُنایا۔ اور اس کے بعد صدر صاحبہ نے دعا کرائی اور جلسہ قریباً پونے پانچ بجے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

مرتبہ - بشریٰ صادقہ چیمہ قادیان

جماعتِ احمدیہ کیرنگ

مورخہ ۲۰ ر تبلیغ (فروری) رات ساڑھے سات بجے جلسہ کی کاروائی محترم مولوی عبد المطلب صاحب صدر جماعت احمدیہ کیرنگ کی زیر صدارت شروع کی گئی۔ مکرم منشی عبد الحلیم صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی اور مکرم حسام الدین صاحب و لطیف الرحمان صاحب نے نظم خوانی کی۔ مکرم مولوی یٰسین صاحب معلم مدرسہ احمدیہ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ مکرم مولوی انیس الرحمان صاحب سیکرٹری تعلیم نے حضرت مصلح موعودؓ کی خواہش صد سالہ جشن فنڈ جسکی تحریک حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے کی اس سلسلہ میں مختصر تقریر کی مکرم فضل الرحمان صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کے سلسلہ میں ایک مضمون اڑیسہ کا مشہور اخبار سماج نامی میں شائع ہوا اسے پڑھکر سنایا۔ مکرم پروفیسر شیخ شمس الحق صاحب نے اکناف عالم میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر ایک عالمانہ تقریر کی

آخر میں خاکسار اور صدر صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی خاکسار نے دعا کرائی اور یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا مردوں کے علاوہ مستورات بھی کافی تعداد میں شریک ہوئیں

خاکسار - سید فضل عمر ٹنگی عفا اللہ عنہ
مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم کیرنگ

جماعتِ احمدیہ شیموگہ

مورخہ ۲۰ ر فروری ۱۹۷۴ء بروز بدھ بعد نماز عشاء رات ۹ بجے احمدیہ مسجد میں موانی پالہ میں جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۳ء

قسط سوم ۳

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ کامیاب کسرِ صلیب

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مدراس

مجھے اسی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ایک دوست کے ذریعہ ہندوستان کے کثیر الاشاعت ہندی ہفتہ وار "...." کی مورخہ ۲ر دسمبر ۱۹۷۳ء اور ۹ر دسمبر ۱۹۷۳ء اور ۱۶ر دسمبر کی اشاعتوں میں ایک مضمون قسط وار شائع ہوا ہے۔ جس کا عنوان ہے۔ "کیا یسوع مسیح کی سمادھی پیچ مچ بھارت میں ہے"۔ دوسری قسط کا ذیلی عنوان ہے "عیسیٰ کے کفن کے فوٹو۔ جرمن سائنسدان کی تحقیق"۔ اور تیسری قسط کا عنوان ہے۔ "کیا عیسیٰ بھارت آئے تھے"۔

اور اگلی اشاعت میں جو اب تک ... نہیں ہوئی۔ اس کے بارے میں اعلان ہے کہ اس کا عنوان یہ ہوگا "لاماؤں کی کتابوں میں عیسیٰ کے بارے میں ذکر ..." خانیار میں یوز آصف۔ کا روضہ" اس قسط وار مضمون میں قبر مسیح یسوع مسیح کے کفن اور کفن میں ثبت فوٹو کی تصاویر تھیں۔ انشاء اللہ العزیز ان چاروں قسطوں کا ترجمہ بدر میں شائع کرانے کی کوشش کروں گا۔

گویا کہ اس زمانہ میں کسرِ صلیب کا ظہور مختلف ذرائع سے ثابت ہو رہا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی اس مہم کسرِ صلیب پر اتنا یقین واثق تھا کہ آپ نے فرمایا

"میں ہر دم اس فکر میں ہوں کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے۔ میرا دل مردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا جاتا ہے۔ میں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا۔ اگر میرا مولا اور میرا قادر و توانا مجھے تسلی نہ دیتا کہ آخر توحید کی فتح ہے"۔

(اشتہار ۱۴ر جنوری ۱۸۹۷ء)

"قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے۔ مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا۔ جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں سب ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا۔ اور نہ کوئی مصنوعی خدا"۔

(اشتہار ۱۴ر جنوری ۱۸۹۷ء)

"ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نا امید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے۔ اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا۔ اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا۔ اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"۔

(تذکرۃ الشہادتین ص ۶۴)

بھائیو! آج اس عظیم پیشگوئی کے پورا ہونے کے آثار نظر آ رہے ہیں آج بانی احمدیت کی اتباع میں فرزندان احمدیت نے عیسائیت کے خلاف اتنا کامیاب، پُر اثر اور عظیم الشان مضبوط محاذ قائم کیا ہے۔ کہ قصرِ عیسائیت متزلزل ہو کر رہ گیا ہے۔ اور وہ یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں کہ Christianity is going down the hill very fast.

Tanganika Standard 23/11/61

کہ چرچ کے لئے اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ عیسائیت بڑی تیزی کے ساتھ تنزل کی طرف جا رہی ہے۔

حضرت کاسر صلیب علیہ السلام نے بطور پیشگوئی فرمایا تھا کہ

"یاد رکھو کہ جھوٹی خدائی یسوع کی جلد ختم ہونے والی ہے"۔

چنانچہ سٹرائیڈ دین لوئیس جو امریکہ میں ایک مذہبی ادارہ کے پریذیڈنٹ ہیں لکھتے ہیں کہ:-

"بیسویں صدی کے لوگ مسیح کو خدا ماننے کے لئے تیار نہیں"۔

غرض آج عیسائیت کے تمام مروجہ عقائد کو ہدف اعتراض بنایا جا رہا ہے۔ حتیٰ کہ عیسائی حلقوں میں یہ خوف پیدا ہو گیا ہے کہ اگر فوری طور پر عیسائیت کو اس کے مروجہ غلط عقائد سے پاک نہ کیا گیا تو عیسائیت ختم ہو کر رہ جائے گی۔ چنانچہ وہ کہنے لگے ہیں کہ

Now is the time to renew while there are still people in the Church to renew with. — (Christian Century. Bishop Pike.)

اب جبکہ لوگ عیسائیت میں موجود ہیں اس وقت عیسائیت کی اصلاح کر لینی چاہئیے یعنی ان غلط عقائد سے تنگ آ کر لوگ عیسائیت کو چھوڑ دیں گے۔ تو اس کے بعد اس کی اصلاح کے کوئی معنے نہیں۔

ایک کیتھولک ہفت روزہ "Deneiunue hini" کے ایڈیٹر ریورنڈ جوسس آرنس لکھتے ہیں What we need is a re-thinking of all the basics of Christianity.

یعنی ہمیں چاہئیے کہ ہم دوبارہ عیسائیت کی تمام بنیادی باتوں کو زیر غور لائیں۔ گویا کہ اب ان کی بنیاد ہی متزلزل ہو کر رہ گئی ہے۔

ایک اور کتاب Man and his destiny in great Religions میں اس کے مصنف سامویل جارج فریڈریک براندن نے واضح رنگ میں لکھا ہے۔ I believe we have inherited a form of Christianity which we may question as to whether it was original and whether it has developed on the right lines.

یعنی میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں عیسائیت کی ایسی شکل ورثہ میں ملی ہے جس کے متعلق بجا طور پر یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ کیا یہ اصل عیسائیت ہے بھی یا نہیں۔ یا کیا اس نے صحیح خطوط پر نشو و نما پائی ہے۔

گویا کہ موجودہ عیسائیت کی صداقت کے بارے میں بھی عیسائی حلقے اب شک و شبہ میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ عیسائی دنیا میں فکری لحاظ سے اتنا بڑا تغیر اور انقلاب حضرت کاسر صلیب علیہ السلام کی بعثت اور آپ کی تیار کردہ جماعت کی تبلیغی کوششوں کا ہی نتیجہ ہے جماعت احمدیہ کی اس مہم کا ہی اثر ہے کہ آج خود عیسائی حلقے اپنی مذہبی کمزوری اور عیسائیت سے بیزاری کا اظہار کرنے پر مجبور ہیں۔ حتیٰ کہ یورپ کے بعض شہروں اور قصبات میں اکثر چرچ ویران ہو رہے ہیں کہ انہیں فروخت کیا جا رہا ہے یا کرایہ پر دینے کے لئے آمادہ ہیں اور بعض Dancing halls اور night Clubs میں تبدیل ہو رہے ہیں۔ چنانچہ بمبئی سے Watch Tower Bible and Tract Society کی طرف سے نکلنے والا ایک عیسائی ماہنامہ جو تامل زبان میں ہے۔ اور جس کا نام Watch Tower (ہوشیار ہو جاؤ) ہے اس کی مورخہ ... ستمبر ۱۹۷۳ء کی اشاعت میں ایک دلچسپ خبر شائع ہوئی ہے۔ وہ رسالہ لکھتا ہے

"برطانیہ میں چرچ بہت کثیر تعداد میں فروخت کئے جا رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ چرچوں میں عبادت کرنے والوں کی تعداد بہت بُری طرح گر گئی ہے۔ نیز پادریوں کی تعداد میں بھی بہت بُری طرح کمی ہو رہی ہے EDINBURG میں مقدس یوحنا کے چرچ کو قمار بازی کا اڈا بنا لیا ہے۔

liverpool کے قریب واقع ایک Methodist Church مردوں کے لئے وقت گذارنے کا ٹھکانا بنا لیا گیا ہے Cambridge میں واقع ایک چرچ نوجوان مرد اور عورتوں کے لئے ناچ گانے سکھانے کا ایک Dancing hall میں تبدیل کیا گیا ہے۔

ایک ایبل کوہل چرچ جہاں ایک مشہور ادیب سر والٹر سکاٹ ہمیشہ حاضری دیا کرتے تھے اس کو سامان آرائش اور تزئین بیچنے کی دوکان بنا لیا گیا ہے۔ مانچسٹر کے ایک بہت بڑے چرچ کی عمارت کو غیر ملکی موٹر کاروں کا ... بنا دیا گیا ہے۔

باقی عمارتیں سب کی سب گھروں اور رہائش گاہوں میں تبدیل کر دی گئی ہیں"۔

(Uzhi Thezhu. P.5.8 9/73)

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے مغربی افریقہ سے واپسی سے لنڈن میں جو مشاہدہ فرمایا۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"آپ اپنے تصور میں بھی نہیں لا سکتے کہ کسی مسجد کے سامنے for Sale کا بورڈ لگا ہوا ہو"۔

(الفضل ۳۰ اگست ۱۹۷۰ء)

حضرات! خدارا غور کیجئے!! کہاں تو یہ حالت تھی کہ عیسائیت نے مکہ مکرمہ میں اور خاص کر کعبہ کے حرم میں گھس کر صلیب کی جھنکار پیدا کرنے کی توقعات تھیں اور کجا یہ عال کہ خود صلیب کی جھنکار اُن کے اپنے گرجاؤں سے ختم ہو رہی ہے۔ بلکہ صلیب رخصت ہو رہی ہے۔ اور آج صلیب کے ٹکڑے خود ابنائے صلیب کر رہے ہیں۔ آج عیسائیت کا طلسم دھواں ہو کر اڑنے لگا ہے۔

ذرا بتائیے! کیا یہ عظیم تبدیلی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیدا کردہ انقلاب کا نتیجہ نہیں تو اور کیا ہے؟ اور اس سے بڑھ کر یکسر الصلیب والی پیشگوئی کس طرح پوری ہوگی۔ اسی انقلاب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی خوب فرمایا ہے۔

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں میں ناگاہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہل دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمہ توحید پر از جاں نثار
اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار
آسماں بارد نشان الوقت می گوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بے قرار
اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگان دشت خوار

میں اپنی تقریر سلطان البیان حضرت مصلح موعودؓ کے ایک وجد آفریں خطاب میں سے ایک اقتباس سنا کر ختم کرنا چاہتا ہوں حضور اقدس فرماتے ہیں:۔

"اے مشرق و مغرب کی زمینوں کے بسنے والو! سب خوش ہو جاؤ۔ اور افسردگی کو دلوں سے نکال دو کہ آخر وہ دولہا جس کی تم کو انتظار تھی آ گیا۔ آج تمہارے لئے غم اور فکر جائز نہیں۔ آج تمہارے لئے حسرت و اندوہ کا موقعہ نہیں بلکہ خوشی اور شادمانی کا زمانہ ہے۔ مایوسی کا وقت نہیں۔ بلکہ امیدوں اور آرزوؤں کی گھڑیاں ہیں۔ پس تقدس کے سنگھار سے اپنے آپ کو زینت دو۔ اور پاکیزگی کے زیوروں سے اپنے آپ کو سجاؤ کہ تمہاری دیرینہ آرزوئیں بر آئیں۔ اور تمہاری صدیوں کی خواہشیں پوری ہوئیں تمہارا رب خود چل کر تمہارے گھروں میں آ گیا۔ اور تمہارا مالک آپ تمہاری رضا مندی کا طالب ہؤا۔

آؤ۔ آؤ۔ کہ ہم سب اپنے بچوں والے تنازعات کو بھول کر اس کے فرستادہ کے ہاتھ پر جمع ہو جائیں۔ اور اس کے حمد کے ترانے گائیں اور اس کی ثناء کے تمہید سے پڑھیں اور اس کے دامن کو ایسی مضبوطی سے پکڑ لیں کہ پھر وہ یار یگانہ کبھی ہم سے جدا نہ ہو۔

آمین ثم آمین

واخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

ؤ

ایک مخلص خاتون کی وفات

مکرم ماسٹر عبد الحکیم صاحب دانی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ آسنور کی والدہ ماجدہ ۲۸ر جنوری کو وفات پا گئیں ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون کئی ماہ سے معدہ کی تکلیف سے زیادہ بیمار چلی آ رہی تھیں ہر چند علاج معالجہ کے باوجود تکلیف میں خاطر خواہ افاقہ نہ ہؤا۔ اور بہت کمزور ہو گئیں تھیں۔ بالآخر خدا تعالےٰ کی قضا غالب آئی اور اللہ تعالےٰ کو پیاری ہو گئیں موصوفہ ایک مخلص خاتون تھیں۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ مرحومہ کے درجات کی بلندی فرمائے۔ اور مرحومہ کی جملہ اولاد و اقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے نیک نمونہ پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

خاکسار

(امیر احمد درویش محلہ احمدیہ قادیان)

ؤ

یومِ مصلح موعودؓ پر جلسے

بقیہ صفحہ (۶)۔

مکرم سید مظاہر صاحب صدر جماعت احمدیہ نے صدارت فرمائی۔ جلسہ کی کارروائی عزیزم شمس الدین مبارک کی تلاوت کلام پاک اور سید جعفر صادق صاحب کی نظم خوانی سے شروع ہوئی۔

سب سے پہلے مکرم ایس کے اختر حسین صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر بیان کرنے کے بعد پیشگوئی کا اصل متن پڑھ کر سنایا۔

آپ کے بعد مکرم ظفر محمود صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے مضمون اللہ تعالیٰ کا ایک زندہ نشان پیشگوئی مصلح موعود پڑھ کر سنایا۔ بعدہ مکرم محمد جعفر صادق صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت نے مصلح موعود کی ایک علامت "قومیں اس سے برکت پائیں گی" پر تقریر کی

آخری تقریر خاکسار کی تھی خاکسار نے مصلح موعود کے بارے میں سابقہ کتب کی پیشگوئیاں بیان کرنے کے بعد مصلح موعود کے ذریعہ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہوگا۔ پر روشنی ڈالی بفضلہ تعالےٰ بعد دعا گیارہ بجے رات جلسہ برخواست ہؤا۔

خاکسار۔ فیض احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ شیموگہ

جماعت احمدیہ آسنور

مورخہ ۱۸ر تاریخ بعد نماز ظہر و عصر مسجد احمدیہ آسنور میں یوم مصلح موعود کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مکرم و محترم جناب مولوی عبد الواحد صاحب فاضل صدر جماعت احمدیہ آسنور منعقد ہؤا۔ جلسہ کا آغاز مکرم سید محمد یٰسین صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم عبد الرحیم صاحب کی درثمین سے "محمود کی آمین" نظم سے ہؤا مکرم خواجہ محمد یوسف صاحب ڈار نے پیشگوئی دربارہ مصلح موعودؓ کا متن پڑھ کر سنایا۔ دوسری تقریر خاکسار کی ہوئی خاکسار نے زیر عنوان "مصلح موعود کا عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم" مؤثر انداز میں بیان فرمایا۔ تیسری تقریر مکرم عبد الوہاب صاحب نائب زعیم انصار اللہ کی زیر عنوان "تین کو چار کرنے والا" بڑی وضاحت سے پیشگوئی بیان فرمائی۔

اس کے بعد صدر صاحب نے یوم مصلح موعودؓ پر روشنی ڈالی صدر صاحب نے خاص طور پر "صد سالہ جشن" کی فضیلت اور ہجری شمسی سنہ کی وضاحت کی۔ نیز مصلح موعود کے کارہائے نمایاں پر کچھ روشنی ڈالی اس کے بعد یہ بابرکت اجلاس دن کے ساڑھے تین بجے بعد دعا اختتام پذیر ہؤا۔

خاکسار۔ عبد الحکیم دانی سیکرٹری مال آسنور کولگام کشمیر

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم شیخ منیر صاحب کیرنگ پر فالج کا حملہ ہونے کے باعث تقریباً ایک ماہ سے جنرل ہسپتال کٹک میں زیر علاج ہیں زبان بند ہے دائیں جانب کے ہاتھ پیر بے حس ہو گئے ہیں جملہ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے تا مولا کریم صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کی جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے آمین

خاکسار۔ سید محمد موسیٰ مبلغ او۔ ایم پی کٹک شہر

(۲) ناچیز ان دنوں مختلف پریشانیوں سے دوچار ہے۔ افسر اعلیٰ مجھ سے ناراض ہے۔ مالی تنگی کا سامنا کر رہا ہوں مقروض ہو گیا ہوں۔ بیمار ہوں۔ ابھی رخصت پر گھر میں ہوں دعا کریں کہ مولا کریم عاجز کی تمام پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین

(خاکسار سید نذیر الدین اڑیسہ)

(۳) قادیان میں ناصرات الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع پر عزیزہ مبشرہ طاہرہ شوکت بنت مکرم حکیم بدر الدین صاحب عامل بہ لحاظ سال اپنی عمر کے اعتبار سے معیار سوئم کے تقریری مقابلہ میں اول رہی۔ اس خوشی میں عزیزہ کی والدہ صاحبہ محترمہ اہلیہ صاحبہ حکیم صاحب موصوف نے مبلغ پانچ روپے اعانت بدر میں جمع کرائے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کی اکلوتی بیٹی کو نیک صالح اور خادمہ دین بنائے سارے خاندان کے لئے قرۃ العین ہو۔ اور صحت و سلامتی کی عمر پائے (ایڈیٹر بدر)

کیا آپ نے صد سالہ جشن فنڈ میں حصہ لیا ہے

اُذْكُرُوا مَوْتَاكُمْ بِالْخَيْرِ

مکرم مولوی محسن خان صاحب مرحوم آف کیرنگ مبلغ سلسلہ اور دیگر مخلصین سلسلہ کی وفات

جماعتِ احمدیہ کے تین مخلصین ایک سال کے اندر احباب جماعت کیرنگ کو داغِ مفارقت دے کر اپنے مالکِ حقیقی سے جاملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

(۱)

مکرم مولوی مکرم علی خان صاحب مرحوم سابق معلّم مدرسہ احمدیہ کیرنگ۔ مرحوم بہت ہی مخلص اور اچھے مقرر اور مناظر تھے۔ مرحوم میں تبلیغ کا بہت جوش تھا۔ مرحوم کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔ عربی کے علاوہ اچھے فارسی داں تھے۔ آخری ایام میں جماعتِ احمدیہ سورو (اڑیسہ) میں بطور معلّم کچھ عرصہ کام کرتے رہے۔ وہاں بھی کئی لوگ آپ کے زیرِ تبلیغ تھے جن میں سے کئی لوگ احمدیت میں داخل ہوگئے الحمدُ للہ علیٰ ذالک۔

مرحوم بعارضہ کینسر بیمار رہے اور آخر میں اسی موذی مرض میں وفات پا گئے۔ مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(۲)

دوسرے مخلص دوست مکرم مولوی شیخ عبد المنان صاحب ہیڈ مولوی مدرسہ احمدیہ کیرنگ ہیں۔ مرحوم بہت ہی نیک اور مخلص احمدی اور علم دوست تھے۔ مرحوم کو کتب بینی کا بہت شوق تھا۔ مرحوم ایک اچھے کاتب بھی تھے۔ ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے تھے۔ باوجود کمزور ہونے کے باقاعدہ بچوں کو دینی تعلیم دیتے رہے بخار اور بعارضہ ہیچش کمزور ہوتے گئے آخر میں اپنے مولیٰ کو پیارے ہوگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(۳)

مورخہ ۶/۷ فروری کی رات ایک تیسرا صدمہ پیش آیا۔ سلسلہ کے ایک پُرانے اور مخلص مبلغ مکرم مولوی محسن خان صاحب مرحوم جو ایک سال سے بیمار چلے آرہے تھے اللہ کو پیارے ہوگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم بعارضہ ہائی بلڈ پریشر بیمار چلے آرہے تھے۔ کافی روپے خرچ کرکے علاج کرواتے رہے۔ تقریبًا ایک ماہ قبل بعارضہ یرقان اور پیٹ میں پانی ہو جانے کی وجہ سے شدید بیمار ہوگئے۔ آپ چند روز کی رخصت پر اپنے تبلیغی ہیڈ کوارٹر سے جو کہ جماعتِ احمدیہ تنگریا کرڈاپلی میں تھا گھر آگئے۔ یہاں دو تین روز قیام کے بعد خاکسار اور دوسرے دوستوں کے مشورہ سے اپنے بڑے لڑکے عزیزم احسان خان صاحب کے ہمراہ کٹک روانہ ہوئے۔ وہاں بہت بڑے سرجن کے زیرِ علاج رہے۔ اور کٹک جنرل ہسپتال میں علاج کرواتے رہے۔ ہفتہ عشرہ کے اندر جنرل ہسپتال والوں نے سٹرائیک شروع کردی۔ اب ان مریضوں کا کوئی پُرسانِ حال نہ رہا۔ مرحوم کے لڑکے کو ڈاکٹر صاحب نے مشورہ دیا کہ اب ان کی حالت اچھی نہیں۔ بہتر ہے انہیں گھر لے جاؤ۔

مرحوم کے بھانجے مکرم عبد الصمد خان صاحب جمعدار، مکرم مولوی سید محمد موسیٰ صاحب مبلغ سلسلہ اور مرحوم کے لڑکے بذریعہ ٹیکسی مرحوم کو لیکر شام ۷ بجے کیرنگ پہنچے۔ مرحوم کو دیکھنے کے لئے خاکسار اور بہت سے احباب مرحوم کے گھر پہنچے۔ مرحوم کو اس وقت پیٹ میں شدید تکلیف تھی۔ مَیں نے مزاج پُرسی کی۔ بڑے حوصلہ سے جواب دیا۔ اس کے بعد خاکسار بار بار خدمت میں حاضر ہوتا رہا۔ اور آخر وقت میں کچھ خدمت کا موقع بھی ملا۔ افسوس دو گھنٹہ بعد مرحوم کی حالت تشویشناک ہوتی گئی۔ بالآخر رات پونے دس بجے اپنے مولیٰ حقیقی کو پیارے ہوگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

افسوس کہ مرحوم کی اہلیہ محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ اپنے رفیقِ حیات کو دیکھنے کے لئے کٹک روانہ ہوگئی تھیں۔ اس وقت مرحوم ہسپتال سے گھر کے لئے روانہ ہوچکے تھے۔ راستہ میں ملاقات نہ ہوسکی۔ مرحوم کی وفات کے دوسرے روز جب موصوفہ گھر پہنچیں تو اس وقت اس اندوہناک واقعہ سے مطلع ہوئیں۔ ان کے لئے یہ ایک المناک خبر تھی۔ خدا تعالےٰ صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرے۔

مرحوم کی وفات کی اطلاع اطراف کی جماعتوں کو دی گئی۔ ایک دوست کو بذریعہ سائیکل براستہ دریا تنگریا کی جماعتوں کو بھی اطلاع کروادی گئی۔ اطراف کے علاوہ کٹک۔ کرڈاپلی۔ پینکال۔ زگاؤں وغیرہ سے کافی دوست نمازِ جنازہ کے لئے آگئے۔ بعد نمازِ مغرب و عشاء جو کہ جمع کرکے ادا کی گئیں تقریبًا ۸ بجے شب تقریبًا چھ صد احباب کی معیت میں عاجز نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔

ہم اپنے مخلص بھائی، سلسلہ کے فدائی اور پُرانے مبلغ کو سپردِ خاک کرکے بعد دُعا اپنے مولیٰ کی قضاء پر راضی ہوتے ہوئے لوٹ آئے۔ اَعْلَى اللّٰهُ دَرَجَاتِهٖ فِي الْجَنَّةِ۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ چار لڑکے، دو لڑکیاں اور پوتے پوتیاں چھوڑی ہیں۔ مرحوم کی پہلی بیوی سے ایک لڑکا ہے جس کی شادی ہوچکی ہے اور اولاد بھی ہے۔ اس بیوہ کے تمام بچے چھوٹے ہیں۔ بڑی لڑکی کی عمر دس سال کی ہے۔ باقی سب چھوٹے ہیں۔ سب سے چھوٹے لڑکے کی عمر صرف چار ماہ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو صبرِ جمیل کی توفیق دے اور سب کا حامی و ناصر ہو۔

مرحوم ۱۹۴۶ء سے خدمتِ دین کرتے رہے۔ آپ قرآن شریف، احادیث کے علاوہ ہند و شاستر کے بہت ماہر تھے۔ اور اُڑیہ زبان کے اچھے مقرر اور شاعر تھے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اُن کی خدمات کو قبول فرمائے۔ انہیں غریقِ رحمت کرے اور اپنے قربِ خاص میں جگہ دے اور جملہ پسماندگان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو آمین۔

خاکسار: سید فضلِ عمر کٹکی عفی اللہ عنہ
مبلغ انچارج کیرنگ مشن (اڑیسہ)

شادی خانہ آبادی اور اظہارِ تشکر

حیدرآباد ۱۷/صلح (جنوری ۱۹۷۴ء) عزیزہ امۃ المتین فرزانہ سلمہا بنت مکرم سیٹھ عبد الحی صاحب مرحوم کا تقریبِ رخصتانہ عزیز محمد زکریا سلمہ ابن مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب وکیل مرحوم کے ساتھ عمل میں آئی۔ تلاوتِ قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد خاکسار نے قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں دُعا کی اہمیت پر مختصر تقریر کی اور بتایا کہ لڑکی کے دادا جان اور لڑکے کے نانا جان حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب رضی اللہ عنہ احمدی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک پُر عظمت صحابی تھے۔ جنہوں نے اپنے نیک اخلاق سے اس علاقہ میں بہت اچھا اثر چھوڑا۔ آپ نے درجنوں افراد کو اس علاقہ سے اپنے خرچ پر قادیان بھجواکر اُنہیں دینی تعلیم دلوائی۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اولاد اور نسل کو بھی برکتوں سے نوازا۔ اور ان کے دلوں میں خدمتِ دین کا خاص جذبہ پیدا کیا ہے۔ اس لئے اس خاندان کا حق ہے کہ ہم اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دُعائیں کریں۔ اس کے بعد خاکسار نے اجتماعی دُعا کروائی۔ حاضرین کی چائے بسکٹ سے تواضع کی گئی۔ کئی سو کی تعداد میں احمدی و غیر احمدی مرد و زن تقریب میں شریک ہوئے۔

دوسرے روز ۱۸/جنوری بروز جمعۃ المبارک بعد نمازِ مغرب دعوتِ ولیمہ میں سینکڑوں افراد نے شرکت فرمائی۔ فریقین کی جانب سے مندرجہ ذیل مدات میں چندہ ادا کیا گیا:-

عزیز محمد زکریا صاحب:	اعانتِ بدر -/۱۰	شکرانہ فنڈ -/۱۵	میزان -/۲۵ روپے
مکرم سیٹھ نثار احمد صاحب	″ ″ -/۱۰	″ ″ -/۱۰	″ -/۲۰ ″

نوٹ:- عزیز محمد زکریا سلمہ کا نکاح گذشتہ سال صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی نے پڑھا تھا۔ یہ تقریب اوّل تا آخر اورینٹ پیلس حیدرآباد میں انجام پائی۔ اللہ تعالیٰ بابرکت کرے آمین۔

خاکسار: عبد الحی فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

آگے بڑھیں اور وقفِ جدید کے نئے سال کے وعدے بڑھ چڑھ کر پیش کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:-

"..... مَیں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ غلبۂ اسلام کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے اپنی قربانیوں کے معیار کو اونچا کریں جماعت کی قربانیاں اور اللہ تعالیٰ کا پیار ہمارے سامنے ہے..... اللہ تعالیٰ کا فضل بڑی وضاحت سے یہ شہادت دے رہا ہے کہ تم ایک روپیہ میری راہ میں خرچ کرو۔ مَیں دس ہزار روپیہ تمہیں دوں گا"

پس آگے بڑھیں اور وقفِ جدید کے نئے سال کے وعدے بڑھ چڑھ کر پیش کریں۔ اور جلد سے جلد اپنے وعدہ جات بھجواکر ادائیگی کی طرف بھی فوری طور پر متوجہ ہوں جزاکم اللہ احسن الجزاء

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اخبار میں اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی وصیت کے متعلق کسی شخص کو کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر وہ اس کے متعلق دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو مطلع کریں ؛

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۹۲۳ - میں منیر احمد خادم ولد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علمی۔ عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ جب بھی کوئی جائیداد پیدا کروں گا اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دے دوں گا۔ میں اس وقت طالب علم ہوں اور میری کوئی زائد آمد بھی نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ میں کتابت کا فن جانتا ہوں۔ اس ہنر سے جو بھی میری آمد ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اس دوران اگر میں نے کوئی جائیداد پیدا کی یا میری آمد میں اضافہ ہوا تو اس کی اطلاع باقاعدہ سیکرٹری صاحب بہشتی مقبرہ کو کر دوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جو بھی جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد منیر احمد خادم متعلم جامعہ احمدیہ درجہ ثالثہ قادیان ۳/۱۱/۷۳ - گواہ شد بشیر احمد خادم درویش قادیان محلہ احمدیہ - گواہ شد محمد حفیظ بقاپوری صدر موصیان قادیان ۳/۱۱/۷۳

وصیت نمبر ۱۳۹۲۴ - میں بدر الدین مہتاب ولد مولوی محمد یوسف صاحب قوم عباسی پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱۱/۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ میں صدر انجمن احمدیہ کا ملازم ہوں۔ اور میری ماہوار آمدن اس وقت ۱۳۰/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز اس کے علاوہ جو بھی آمدنی پیدا کروں گا اس کی اطلاع بھی دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا۔ میری وفات پر جو بھی جائیداد کسی قسم کی ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد بدر الدین مہتاب کارکن دفتر بدر ۳/۱۱/۷ - گواہ شد غلام نبی کارکن دفتر بہشتی مقبرہ گواہ شد محمد نعمان کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ۷-۱۱-۷۳

وصیت نمبر ۱۳۹۲۵ - میں سید بشیر احمد ولد محترم سید وزارت حسین صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن اورین (حال کلکتہ) ڈاک خانہ اورین ضلع مونگھیر صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۱/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے :-

زمین چودہ ایکڑ بمقام اورین اندازاً مالیت ۵۰۰۰/- روپے جو کہ میری ملکیت ہے لیکن اس وقت اس زمین سے میری اپنی ذاتی آمدنی کوئی نہیں ہے کیونکہ والد صاحب باحیات ہیں لہٰذا اس وقت میں زمین کی قیمت مبلغ ۵۰۰۰/- روپے کا ۱/۹ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حقدار ہوں۔ لہٰذا میں اس جائیداد کا ۱/۹ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ جس وقت میری اس زمین سے ذاتی آمدنی شروع ہوگی تو اس وقت میں باقاعدہ اس زمین کی آمدنی کا بھی ۱/۹ حصہ آمد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام بھجواتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جو بھی مزید جائیداد ثابت ہوگی اس کی بھی حقدار صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

مندرجہ بالا جائیداد کے علاوہ میں اس وقت ملازمت بھی کرتا ہوں جس سے مبلغ ... روپے ماہوار تنخواہ مل رہی ہے میں اپنی اس ماہوار آمدنی کا بھی ۱/۹ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں اور آئندہ بھی کرتا رہوں گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد موصی سید بشیر احمد Sanzana Sea foods Pvt. Ltd. 6 Radown Street Calcutta - 17 - گواہ شد جلال الدین انسپکٹر بیت المال ۲/۱۱/۷۳ گواہ شد صلاح الدین ملک ۲-۱۱-۷۳

وصیت نمبر ۱۳۹۲۶ - میں محمد عابد قریشی ولد حاجی عبد القدوس صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ ڈاکٹری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن شاہجہان پور ضلع شاہجہان پور صوبہ یوپی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ دسمبر ۱۹۷۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میری ماہانہ آمدنی پانچ سو (۵۰۰/-) روپے ماہوار ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اور جو بھی آمدنی ہوگی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ (۲) میری آبائی رہائشی جائیداد مشترکہ ہے۔ جب بھی اس کی تقسیم ہوگی تو میرے حصہ کی جائیداد کی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ (۳) میری اپنی جائیداد مالیتی تقریباً چار ہزار روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور جو جائیداد خریدوں گا یا بناؤں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد محمد عابد قریشی ولد حاجی عبد القدوس صاحب - احمدی اینڈ کو - بہادر گنج - شاہجہانپور۔ گواہ شد محمد فاروق قریشی ولد محمد عمر صاحب موصی نمبر ۷۳۹۰ - گواہ شد محمد صادق قریشی سیکرٹری مال۔

وصیت نمبر ۱۳۹۲۷ - میں مبارکہ مریم زوجہ ڈاکٹر محمد عابد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن شاہجہانپور ضلع شاہجہانپور صوبہ یو۔پی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ دسمبر ۱۹۷۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ (۲) میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ آبائی جائیداد میں سے جو حصہ مجھے ملے گا یا جو جائیداد میں پیدا کروں گی اس کے ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ (۳) اپنے ذاتی اخراجات کے لئے جو رقم مجھ کو ملے گی اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ (۴) میرے زیورات طلائی اندازاً ۵۰ گرام ہیں اور زیورات نقرئی ۳۲۰ گرام ہیں۔ ان کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ جو زیورات آئندہ بنواؤں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ مبارکہ مریم زوجہ ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی - احمدی اینڈ کو۔ بہادر گنج۔ شاہجہانپور گواہ شد محمد عابد قریشی جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ شاہجہان پور۔ گواہ شد محبوب ظفر مند جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ۔ میں تصدیق کرتی ہوں کہ اندراجات بالا میرے علم کے مطابق درست ہیں۔ گواہ شد انوری خاتون صدر لجنہ شاہ جہان پور

وصیت نمبر ۱۳۹۲۸ - میں لطیف الرحمن ولد محمد عبد الحق صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ کاشتکاری عمر ۶۱ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن چودہ کلاٹ ڈاک خانہ چودہ کلاٹ۔ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹-۱۲-۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

زرعی زمین کھاتہ ۹۱	پلاٹ ۳۲۶	۵۶ ڈسمل	واقعہ نلکنٹھ پور	پرگنہ چودہ کلاٹ	ضلع کٹک
〃 〃 ۹۴	〃 ۲۷	۶۶ 〃	〃 〃	〃	〃
〃 〃 ۵۳	〃 ۳۲	۶ 〃	〃 دوبندہ	〃	〃
〃 〃		۲۸ 〃	〃 امرتمنی	پرگنہ انڈرا	〃
〃 〃 ۲۷۸	〃 ۸۴۲	۲۸ 〃	〃 نلکنٹھ پور	〃 چودہ کلاٹ	〃

مالیتی ۱۵۷۱/- روپیہ

اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ (دسویں حصہ) کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کر دہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں یا کوئی آمدنی ہوگی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد محمد لطیف الرحمن چودہ کلاٹ حال موسی بنی مائنز ۱۹/۱۲/۷۳ - گواہ شد سید فضل عمر کٹکی مبلغ سلسلہ احمدیہ ۱۹/۱۲/۷۳ گواہ شد شیخ ابراہیم صدر جماعت احمدیہ موسی بنی مائنز ۱۹-۱۲-۷۳

درخواستِ دعا : خاکسار ماہ اپریل ۷۴ء میں ایم۔اے کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے۔ احباب جماعت سے نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار : عبد السلام لون سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بشنی نگر۔ شوپیان (کشمیر)

عید الاضحیہ کے موقع پر قادیان میں کی گئی قربانیوں کی فہرست

ہندوستان اور بیرونی ممالک کے احباب جماعت میں سے جن دوستوں کی یہ خواہش تھی کہ ان کی عید الاضحیہ کی قربانی قادیان میں ذبح کی جائے ان کی اس خواہش کے مطابق حضرت امیر صاحب مقامی کے زیر اہتمام ایسا انتظام کر دیا گیا۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

(ایڈیٹر بدر)

۱۔ مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب شاہجہانپور ایک جانور
۲۔ مکرمہ رقیہ بیگم صاحبہ مظفر پور ″
۳۔ مکرم سید مدار صاحب شموگہ ″
۴۔ ″ محمود احمد صاحب بانی برائے والد صاحب محمد یوسف صاحب بانی ″
۵۔ ″ صالح محمد صاحب دہلی ″
۶۔ ″ صالح محمد الہ دین صاحب سکندر آباد ″
۷۔ ″ سیٹھ محمد معین الدین صاحب حیدر آباد ″
۸۔ محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ ″
۹۔ مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی ″
۱۰۔ ″ سید داؤد احمد صاحب مظفر پور ″
۱۱۔ ″ محمد نور عالم صاحب کلکتہ ″
۱۲۔ ″ ممتاز خان صاحب کشن گڑھ ″
۱۳۔ ″ سید جہانگیر صاحب حیدر آباد ″
۱۴۔ ″ ہدایت اللہ صاحب آف مارشیس لنڈن ″
۱۵۔ ″ اللہ دتہ صاحب بریڈ فورڈ ″
۱۶۔ ″ غلام ربانی صاحب لنڈن ″
۱۷۔ ″ عزیز الدین صاحب ″ ″
۱۸۔ ″ نذیر احمد صاحب ڈار ″ ″
۱۹۔ ″ ڈاکٹر داؤد احمد صاحب ″ ″
۲۰۔ ″ ڈاکٹر سراج الحق صاحب منجانب فرزند ″
۲۱۔ ″ ″ ″ ″ برائے والدہ مرحومہ مبارکہ خانم صاحبہ ″
۲۲۔ مکرم اکبر اسماعیل صاحب ″ ″
۲۳۔ ″ شیخ صالح محمد صاحب برسٹن ″
۲۴۔ ″ ″ ″ ″ ″
۲۵۔ ″ چوہدری کرم دین صاحب ″ ″
۲۶۔ ″ غلام احمد صاحب چغتائی ″ ″
۲۷۔ ″ ملک عبد الرؤف صاحب برائے والد صاحب ″ ″
۲۸۔ مکرم خالد اختر صاحب لنڈن ایک جانور
۲۹۔ ″ شکور احمد صاحب گوٹمبرگ سویڈن ″
۳۰۔ مکرمہ اہلیہ میاں عطاء اللہ صاحب مرحوم کنیڈا ″
۳۱۔ ″ بیگم سلیم صاحبہ ″ ″
۳۲۔ مکرم شریف احمد صاحب ٹرائیڈن ″
۳۳۔ ″ شہاب احمد صاحب کنیڈا ″
۳۴۔ ″ محمد نصر اللہ صاحب ٹرنٹو ″
۳۵۔ ″ ڈاکٹر محمد ظفر صاحب لنڈن ″
۳۶۔ ″ بخش الہی خان صاحب ″ ″
۳۷۔ ″ عبد الرؤف صاحب و اہلیہ صاحبہ و ″ عطاء اللہ صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ″ ″
۳۸۔ ″ عبد الرحمن صاحب ناصر ″ ″
۳۹۔ ″ محمد اجمل خان صاحب کنگسٹن ″
۴۰۔ ″ نسیم احمد صاحب برمنگھم ″
۴۱۔ ″ ڈاکٹر منور احمد صاحب لنڈن حال گھانا ″
۴۲۔ ″ نصیر احمد صاحب لنڈن ″
۴۳۔ ″ چوہدری چراغ دین صاحب ″ ″
۴۴۔ ″ طاہر احمد صاحب ″ ″
۴۵۔ ″ احمد دین صاحب برمنگھم ″
۴۶۔ ″ محمد ابن جہانشاہ محمد عمر صاحب کوونٹری ″
۴۷۔ ″ مبشر احمد صاحب لنڈن ″
۴۸۔ ″ نذیر احمد صاحب ڈار ″ ″
۴۹۔ ″ محمد اقبال شاہ صاحب ″ ″
۵۰۔ مکرمہ مس شاہدہ صاحبہ ″ ″
۵۱۔ مکرم عبد اللطیف صاحب ″
۵۱۔ ″ منور احمد صاحب لنڈن ″
۵۳۔ ″ ڈاکٹر نجیب الحق خان صاحب ″ ″
۵۴۔ ″ حمید اللہ خان صاحب ہیرنیلڈ ″
۵۵۔ ″ عبد الحمید صاحب لنڈن ″
۵۶۔ مکرم شکور احمد صاحب ندیم خان کنگسٹن ایک جانور
۵۷۔ ″ عبد الوہاب صاحب ابن آدم لنڈن ″
۵۸۔ ″ رشید الحق خان صاحب سوتھال ″
۵۹۔ ″ منور احمد صاحب ″ ″
۶۰۔ ″ میاں منصور نیمسلی لنڈن ″
۶۱۔ ″ سید خورشید صاحب ″ ″
۶۲۔ ″ منیر الدین صاحب ڈنمارک برائے نور احمد صاحب دو جانور
۶۳۔ مکرم بھائی محمود احمد صاحب دانش ڈنمارک ایک جانور
۶۴۔ ″ کمال احمد صاحب دانش ڈنمارک ″
۶۵۔ ″ سلطان احمد صاحب ڈنمارک ″
۶۶۔ ″ سید مبشر احمد صاحب ″
۶۷۔ ″ محمد ابراہیم صاحب کٹی ″

چندوں سے متعلق جماعت کی اہم ذمہ داری

مالی خدمت دین کا نصف حصہ ہے

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ ایم۔ اے)

میرا ہمیشہ یہ خیال رہا ہے کہ اس زمانہ میں خصوصاً اور ویسے عموماً مالی خدمت دین کا نصف حصہ ہے۔ اسی لئے قرآن مجید نے اپنی ابتداء میں ہی جو صفت متقیوں کی بیان فرمائی ہے اس میں ان کی ذمہ داریوں کا خلاصہ ان الفاظ میں بیان کیا ہے الذین یقیمون الصلوٰۃ و مما رزقنٰھم ینفقون۔ یعنی متقی تو وہ ہیں جو ایک طرف تو خدا کی محبت میں اس کی عبادت بجا لاتے ہیں۔ اور دوسری طرف اپنے خدا داد رزق سے دین کی خدمت میں خرچ کرتے ہیں۔ اس اہم آیت میں گویا دین ذمہ داریوں کا پچاس فیصدی حصہ انفاق فی سبیل اللہ کو قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید نے جہاں جہاں اعمال صالحہ کی تلقین فرمائی ہے وہاں ہر مقام پر لازماً صلوٰۃ اور زکوٰۃ کو خاص طور پر نمایاں کر کے بیان کیا ہے۔

اسی طرح موجودہ زمانہ میں چندوں کی اہمیت اس بات سے بھی ثابت ہے کہ جہاں خدا تعالیٰ نے سورۃ کہف میں ذو القرنین کا ذکر فرمایا ہے .... سب دوست جانتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صراحت فرمائی ہے کہ بے شک گذشتہ زمانہ میں بھی کوئی ذو القرنین گزرا ہوگا مگر اس زمانہ میں پیشگوئی کے رنگ میں ذو القرنین سے مسیح موعود یعنی میں خود مراد ہوں۔ جو دجالی طاقتوں کے مقابلہ کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔ اسی لئے آپ نے چندوں کے بارے میں اتنی تاکید فرمائی ہے کہ اشتہار کے ذریعہ اعلان فرمایا کہ جو شخص احمدیت کا عہد باندھ کر پھر تین ماہ تک الٰہی سلسلہ کی خدمت کے لئے کوئی چندہ نہیں دیتا اس کا نام بیعت کنندگان کے رجسٹر سے کاٹ دیا جائے گا۔

اگر جماعت کے دوست عموماً اور امراء و صدر صاحبان پوری توجہ کے ساتھ عمل کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ بہت عمدہ نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

ہر قسم کے پرزے
پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں
کوالٹی اعلیٰ — نرخ واجبی
AUTO TRADERS,
آٹو ٹریڈرز
16 MANGOE LANE CALCUTTA-1
۱۶۔ مینگو لین کلکتہ ۱
فون نمبرز: دکان ۲۳-۱۶۵۲، ۲۳-۵۲۲۲ — مکان ۳۴-۰۴۵۱
تار کا پتہ: "AUTOCENTRE"

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن ۵۳/۱ فیرس لین کلکتہ ۱۲
کروم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں:-
AZAD TRADING CORPORATION
53/1 PHEARS LANE CALCUTTA-12.
فون نمبر ۲۳-۸۸۰۷

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کیلئے AUTOWINGS کی خدمات حاصل فرمائیے!
آٹو ونگس
AUTOWINGS,
32 SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY, MADRAS-600004
TELEPHONE NO 76360

"بحرِ ہند" ـ بڑی طاقتوں کی زور آزمائی کا جدید اکھاڑہ!

بقیہ اداریہ صـ (۲)

جزیرہ میں جس پر پہلے برطانیہ کا قبضہ تھا اور اس میں کوئی آبادی بھی نہ تھی اب امریکہ نے جنگی سہولتیں فراہم کرنے کے لئے دو کروڑ ۱۲ لاکھ ڈالر کی رقم خاص کر دی ہے۔ اور ایٹمی توانائی سے چلنے والی پولارس آبدوزیں تباہ کن بحری جہاز اور دُور تک پرواز کرنے والے طیارے اس جزیرے میں رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ڈیگو گارسیا کا یہ جزیرہ بحرِ ہند میں خطِ استواء کے جنوب میں مارشیس کے شمال مشرق اور بھارت کے جنوب میں ایک ہزار میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ محلِ وقوع کے اعتبار سے یہ جزیرہ بڑا اہم ہے جدید ترین جاسوسی آلات کے ذریعہ یہاں سے بحرِ ہند کے تمام ساحلی ممالک پر نظر رکھی جا سکتی ہے۔ یہاں سے جدید امریکی میزائیل مشرقی افریقہ۔ مغربی افریقہ۔ جنوبی ایشیا۔ اور جنوب مشرقی ایشیا کے کسی بھی شہر کو نشانہ بنا سکتے ہیں۔ نیز دیگر ایسے ہی جزائر کی طرح اس جزیرہ کو بھی سکائی نیٹ جاسوسی خلائی سیارہ سے مربوط کر دیا گیا ہوا ہے۔ اور یہ جزائر اس وقت بھی بحرِ ہند بلکہ افریقی و عرب ممالک نیز ایران، پاکستان اور ہندوستان اور اس کے جنوب مشرق میں واقع ممالک کی جاسوسی کے لئے استعمال ہو رہے ہیں ـــــ!!

واضح ہو کہ بحرِ ہند ہندوستان کے رسل و رسائل کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ اور دُنیا کے سب سے بڑے سمندروں بحر الکاہل، بحر اوقیانوس کے بعد تیسرے نمبر پر دُنیا کا بڑا سمندر ہے۔ اور دُنیا کی ایک تہائی آبادی بحرِ ہند کے اردگرد بستی ہے۔ یہاں خوراک اور معدنی ذرائع کی کمی نہیں مزید برآں یہ کہ خلیج فارس کی پٹی کو مربوط کرتا ہے۔ جہاں دُنیا کا ساٹھ فیصدی تیل پیدا ہوتا ہے۔ اور بیشتر ممالک کی نگاہیں تیل کرائسس کے بعد یہیں جم گئی ہیں ـــ!!

آپ جانتے ہیں کہ جدید معیشت کا دارومدار تیل پر ہے۔ آپ کے ذاتی سکوٹر سے مسافر بردار اور جنگی جہازوں تک کے لئے تیل چاہیئے۔ مکانوں کو گرم رکھنے۔ کھانا تیار کرنے اور کارخانوں کو چالو رکھنے۔ کھیتی باڑی کو فروغ دینے کے لئے تیل کی ضرورت ہے۔ پٹرول۔ مٹی کا تیل۔ فرنیس آئل (بھٹیوں میں جلایا جانے والا تیل) یہ سب ضروریاتِ زندگی میں شامل ہیں۔ تیل نہ ملے تو خاص طور پر یورپ کے ترقی یافتہ ممالک کی معیشت ختم ہو کر رہ جائے۔ یہی حال امریکہ کا ہے۔ لیکن یورپین ممالک کے مقابلہ میں امریکہ تیل کے معاملہ میں ایک حد تک خودکفیل بھی ہے۔ مگر یورپی ممالک کو تو ضرورت کا سارا تیل ہی عرب ممالک سے درآمد کرنا پڑتا ہے۔ یہ شدید قسم کی ضرورت ہی ہے جس نے مغربی ممالک کو مجبور کر رکھا ہے کہ وہ اپنے لئے تیل کو حاصل کرنا یقینی بنالیں۔

بدلے ہوئے حالات کے پیشِ نظر اب ایسا تو نہیں کر سکتے کہ تیل کے چشموں پر قبضہ کر لینے کی غرض سے فوجی ایکشن شروع کر دیں۔ (جیسا کہ ۱۹۵۶ء میں مصر پر دھاوا بول دینے کی بات ہم اوپر بیان کر چکے ہیں) مگر "نیا جال لائے پُرانے شکاری" محاورہ کے مطابق شکاری تو پُرانے ہی ہیں البتہ تیل پر [illegible] حاصل کرنے کے لئے کئی پاپڑ بیلے گئے۔ ایک مرحلہ پر امریکہ نے اس خطہ میں ایسا منصوبہ بنایا کہ اس کے بحری جہاز ہفتوں باب المندب اور سرزمین عرب کے جنوب مشرقی سمندروں میں منڈلاتے رہے۔ لیکن بین الاقوامی حالات عربوں کے حق میں نکلے۔ اور بدلتی ہوئی فضا امریکہ کے اس اقدام کے لئے سازگار نہ ہو سکی۔ تب نئے طریق وضع کر لئے گئے۔ جو بحرِ ہند کے جزیرہ ڈیگو گارشیا کو اپنی سکیم کا مرکز بنا لینے پر منتج ہوئے۔

ظاہر ہے کہ امریکہ کی اس جدید سکیم کے مکمل ہو جانے کے بعد اس جزیرہ سے خطرات کئی گنا زیادہ ہو جائیں گے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ جزیرہ بحرِ ہند اور اس کے ساحلی ممالک میں مغربی مداخلت کا مرکز بن جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ بھارت سمیت ان تمام ممالک کی طرف سے اس کے خلاف شدید پروٹسٹ کیا جا رہا ہے۔ مگر طاقتور امریکہ اور برطانیہ پر اس کا کچھ اثر ہوتا معلوم نہیں ہوتا ہے۔

درحقیقت یہ مغربی طاقتیں اپنی سرزمین سے دُور بحرِ ہند کو کشمکش گی اور بڑی طاقتوں کی زور آزمائی کے لئے اکھاڑہ بنا رہی ہیں۔ محض اسلئے کہ جب یاجوج ماجوج کے تصادم کی نوبت آئے تو ان کے اپنے خطّے محفوظ رہیں اور جنگ کی تباہیاں بحرِ ہند کے ممالک پر نازل ہوں۔ مگر وہ نہیں جانتے کہ نتیجہ تو قدرت کے ہاتھ میں ہے۔ ہوگا وہی جو قادر و توانا خدا کو منظور ہے۔ البتہ جو بات مقدس کتابوں میں لکھی پائی جاتی ہے اور جو اس کے مقدس اور مقرب وجودوں کی زبان حقیقت ترجمان کی طرف سے منقول ہوئی بتائی جاتی ہے وہ یہی ہے کہ یاجوج ماجوج اس قدر زبردست طاقتیں ہونے کے باوجود کہ کسی کو ان کے مقابلہ کی تاب نہ ہوگی، اُنکا انجام یہی ہے کہ يَذُوْبُوْنَ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ کہ وہ اس طرح گھل جائیں گے جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔ تب اُن کے سب منصوبے دھرے کے دھرے رہ جائیں گے اور وہی ہوگا جو خدا چاہے گا۔ یہ خدائی تقدیر ہے جو بہرحال ہو کر رہنی ہے۔ اس کے بعد اسلام کی عظیم ترقی کا دن روشن ہونے والا ہے۔ کوئی نہیں ہے جو اس دن کو طلوع ہونے سے روک سکے۔ اس لئے مبارک ہے وہ جو ایسے انقلابی دور کے آنے سے پہلے پہلے خدمتِ دین کے طور پر اسلام کی روحانی ترقی اور سربلندی کے لئے اپنا بھی کچھ حصہ ڈال سکے ـــــ!!

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ ٭

اخبار بدر کی ملکیت اور دیگر تفصیلات کا بیان

بموجب پریس رجسٹریشن فارم نمبر ۴ قاعدہ نمبر ۸

(۱) مقام اشاعت ـــــــ قادیان
(۲) وقفۂ اشاعت ـــــــ ہفتہ وار
(۳)، (۴) پرنٹر پبلشر ـــــــ ملک صلاح الدین ایم اے۔
قومیت ـــــــ ہندوستانی
پتہ ـــــــ محلہ احمدیہ قادیان۔
(۵) ایڈیٹر کا نام ـــــــ محمد حفیظ بقاپوری
قومیت ـــــــ ہندوستانی۔
پتہ ـــــــ محلہ احمدیہ قادیان
(۶) اخبار کے مالک۔ افراد یا ادارہ کا نام ـــــــ صدر انجمن احمدیہ قادیان

مَیں ملک صلاح الدین اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات جہاں تک میری اطلاعات اور علم ہے صحیح ہیں۔

ملک صلاح الدین ایم۔ اے
پبلشر اخبار بدر قادیان
۲۸ فروری ۱۹۷۴ء

احباب اور عہدیداران نوٹ فرمالیں

نظارت ہذا کی طرف سے جماعتوں اور احباب کی خدمت میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ نئی تحریک بھجواتے ہوئے اس کا نام ـــــ "صدسالہ جشن فنڈ" ـــــ تحریر کیا گیا تھا۔ اب سیّدنا حضور انور نے اس تحریک کا نام

"صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ"

تجویز فرمایا ہے۔ احبابِ کرام وعدے اور رقوم بھجواتے وقت اس نام کو ملحوظ رکھیں۔ یعنی "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ"۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

ولادت اور درخواستِ دُعا: عزیزہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمود احمد صاحب عجب شیر تماپور کے ہاں مورخہ ۲۱/۱ کو بچی پیدا ہوئی ہے عزیزہ نے پانچ پانچ روپے درویش فنڈ۔ صدقہ اور اعانتِ بدر میں بطور شکرانہ ادا کئے ہیں۔ اس سے قبل عزیزہ کے دو بچے فوت ہو چکے ہیں اس لئے خصوصی طور پر ان کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ زچہ و بچی کو صحت سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے آمین

خاکسار قریشی محمد شفیع عابد انسپکٹر تحریک جدید